صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 14 مئی 2024ء بمطابق 05 ذی القعد 1445 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تینتیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِٱللَّهِ مِنَ ٱلشَّيۡطَـٰنِ ٱلرَّجِيمِ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔

وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ O **وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا O اِنۡ يَّشَاۡ يُذۡهِبۡكُمۡ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاۡتِ بِاٰخَرِيۡنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيۡرًا O مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ ثَوَابَ الدُّنۡيَا فَعِنۡدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ O وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيۡعًاۢ بَصِيۡرًا O يٰۤـاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوَّامِيۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوۡ عَلٰٓى اَنۡفُسِكُمۡ اَوِ الۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ۔**

(ترجمہ): ہاں اللہ ہی مالک ہے ان سب چیزوں کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں، اور کار سازی کے لیے بس وہی کافی ہے۔ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمہاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور وہ اِس کی پوری قدرت رکھتا ہے۔ جو شخص محض ثواب دنیا کا طالب ہو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کے پاس ثواب دنیا بھی ہے اور ثواب آخرت بھی، اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، انصاف کے علمبردار اور خدا واسطے کے گواہ بنو اگرچہ تمہارے انصاف اور تمہاری گواہی کی زد خود تمہاری اپنی ذات پر یا تمہارے والدین اور رشتہ داروں پر ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ وآخِرُ الدَعوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: .Leave Applications, ji درج ذیل معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کے لئے درخواستیں ارسال کی ہیں: نمبر ایک، جناب مشتاق احمد غنی صاحب، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ظاہر خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ارشد ایوب خان، وزیر بلدیات، ایک یوم، جناب اکبر ایوب خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب فیصل خان ترکئی، وزیر تعلیم، ایک یوم، جناب شرافت علی، ایم پی اے، ایک یوم، جناب ریاض خان، ایم پی اے، ایک یوم، جناب عاقب اللہ خان، وزیر آبپاشی، ایک یوم، جناب افتخار علی مشوانی، ایم پی اے، ایک یوم اور جناب محمد عبدالسلام، ایم پی اے، ایک یوم، جناب زاہد اللہ خان، ایم پی اے، ایک یوم۔

Is it the desire of House that the leave may be granted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: معزز اراکین اسمبلی! یہ ایک Announcement ہے جی، سٹی ٹریفک پولیس پشاور کی جانب سے نئی متعارف کرائی گئی ڈرائیونگ لائسنس وین کی سہولت کے پیش نظر سٹی ٹریفک پولیس پشاور نے معزز اراکین اسمبلی کو ڈرائیونگ لائسنس بنوانے کے لئے وین اسمبلی سیکرٹریٹ کے احاطے میں کھڑی کر دی ہے جو کہ تمام ضروری سامان اور چیزوں سے لیس ہے۔ خواہشمند اراکین اپنے لائسنسز وہاں سے Renew کرا سکتے ہیں، نئے لائسنسز بنوا سکتے ہیں اور یہ آپ کے دیکھنے کے لئے ہے کہ آپ دیکھیں کہ یہ جو سہولت وہ Introduce کرا رہے ہیں پبلک کے لئے، وہ کس طرح ہے اور اس کے کیا Impacts پڑیں گے، لوگوں کو کتنی آسانی ہو گی۔ تو میں صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ کے سٹاف کا اور چیف ٹریفک آفیسر پشاور کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور سٹی پولیس پشاور کو مفاد عامہ کے لئے بہترین سہولت متعارف کرانے پر میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں، شکریہ جی۔

سالانہ بجٹ برائے رواں مالی سال 24-2023 پر عمومی بحث

جناب سپیکر: اچھا، کل جہاں پہ ہم نے اجلاس ختم کیا تھا، آج وہی سے دوبارہ شروع کرتے ہیں۔ میں ایک دو باتیں تمام آپ معزز حکومتی بنچوں سے اور اپوزیشن بنچوں سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ بڑی کوششوں کے بعد یہ جو Stability آئی ہے سسٹم کے اندر، تمام صوبے کی نظریں آپ لوگوں کے اوپر ہیں، صوبے کے لوگوں نے آپ لوگوں کو منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے تاکہ آپ ان کی چیزوں پہ ڈسکس کریں، ڈیبیٹ کریں، ایک دوسرے کو سنیں، Cross talk نہ کریں، اگر یہ ایوان اپنے اندر حوصلہ اور برداشت پیدا نہیں کرے گا تو ہم پبلک سے کیسے توقع رکھیں گے؟ تو جہاں سے ہم نے سلسلہ منقطع کیا تھا، وہیں سے ہم دوبارہ شروع کرتے ہیں۔ تو محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ، ایم پی اے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ سر، آپ کا بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، کل جو اس ایوان میں ہوا، اس کی میں پرزور مذمت کرتی ہوں کہ ہمارے ممبران نے جو Language استعمال کی اور جس طرح باتیں کیں اور پھر حکومتی، (مداخلت) Okay وہ چلے گئے، ٹھیک ہے سر۔ سر، میں بجٹ پہ ہی بات کرونگی اور سر، خیبر پختونخوا حکومت کے مطابق نگران حکومت غیر قانونی تھی اور دوبار بجٹ بھی پاس کیا تھا، اگر وہ غیر قانونی تھی جناب سپیکر، تو آج کیوں اسی ایوان میں یہ بجٹ پیش کر کے منظور کرا رہے ہو؟ جناب سپیکر صاحب، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، آپ بالکل نگران حکومت کا بجٹ آپ پاس نہیں کریں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر صاحب، اس کو آپ بالکل احتساب بھی بھجوائیں گے اور اپوزیشن آپ کے ساتھ کھڑی ہے اور جناب سپیکر، اس کو آپ بالکل پی اے سی کمیٹی میں بھجوائیں، اس کو سپیشل کمیٹی میں بھجوائیں اور ہم اس کے ممبرز ہونگے اور ایک ایک بندے کا حساب کریں گے، ان نو مہینوں میں کیا ہوا؟ جناب سپیکر صاحب، پھر یہ دو مہینوں کا جو بجٹ تھا جناب سپیکر صاحب، یہ جو بجٹ آپ لوگوں نے یہ Preface جو بنایا ہوا ہے، کیا آپ لوگوں کے ایک سو پندرہ، ایک سو بیس (115 / 120) ممبران میں، الیکٹڈ ممبران میں ایک بھی ممبر نہیں تھا جو ادھر سے اس کے Sign ہوتے، جو اپنے امیر سلطان ترین سیکرٹری کے Sign ہیں۔ سر، اگر یہ حکومت نو سال، دس سال بعد بھی یہ نہیں سیکھتی کہ یہ دسواں ہے کہ گیارہواں بجٹ ہے؟ آپ لوگوں کا، پھر بھی آپ لوگوں کو یہ طریقہ نہیں آرہا کہ ادھر Elected Member کے Sign ہیں تو آپ یہ اس صوبے کو کیوں پیش کر رہے ہو؟ یہ بجٹ، پہلے تو یہ ٹھیک کریں پھر ہم بجٹ کو دیکھیں گے ناں، ہم سرکاری لوگوں کے بجٹ کو ہم کیوں پڑھیں، اس پہ ہم ذکر

کیوں کریں، اس پہ ہم بات کیوں کریں؟ کیونکہ وہ تو ہمارا، آپ لوگوں کا، Elected Members کا بجٹ ہے ہی نہیں، اور سر، یہ آپ کا White paper ہے، سر، یہ White paper بھی، ادھر بھی Sign Elected Member کے ہونے چاہئیں، یہ بھی آپ کی بیوروکریسی کا ہے، تو اتنی بڑی تعداد، سب کو میں دیکھ رہی ہوں، میرے خیال سے سارے بہت Educated قابل ترین ہیں، آپ میں کوئی بھی ایسا اہل بندہ نہیں تھا کہ White paper پہ ادھر Sign کرتا حکومت کا، یہ افسوس کا مقام ہے۔ سر، میں بجٹ سے ادھر ادھر نہیں جارہی ہوں لیکن Budget white paper وہ تو میں تب اس پہ ڈسکشن کرونگی کہ جب آپ کے Forward پہ Sign ہوں، آپ کے Per head پہ Sign ہوں، Elected Member کے، تو تب میں ڈسکشن کو، میں بیوروکریسی کے اس بجٹ پہ کیا بحث کروں؟ اس کو تو ہم نے، میں آپ کو یہ بتاؤں کہ آپ کا یہ جو دو مہینے کا بجٹ ہے، اس کو میں (بجٹ پھاڑتے ہوئے) پھاڑ دیتی ہوں، یہ ہے ہی نہیں ہمارا، ہمارے ان Elected Members کا ہے ہی نہیں، اس کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے، کیوں یہ ہم کریں، کیوں کریں، کیوں اس پہ بحث کریں؟ جناب سپیکر، کل ہمارے ممبران بول رہے تھے بی آر ٹی پہ، جو بہت زیادہ بی آر ٹی پہ ان لوگوں نے کہ بہت زیادہ فائدہ ہورہا ہے، یہ تین لاکھ لوگ جا رہے ہیں، سر، آپ لوگوں کی گورنمنٹ میں اس ہاؤس کی ایک کمیٹی بنی ہوئی تھی، میرے خیال سے ہمارے یہ ممبران ہمارے ساتھ تھے، سر، بنی تھی کہ نہیں بنی تھی؟ آپ لوگ بتائیں سر، آپ بھی اس ہاؤس میں تھے، ایک سپیشل کمیٹی بنی تھی جس میں بھی ممبر تھی، سر، ایک دفعہ بھی اس ہاؤس میں اس کمیٹی کو نہیں بلایا، مجھے اس کی رپورٹ دے دیں، وہ رپورٹ پیش کریں ناں، نو سال میں نہیں پیش کی۔ 2013 میں آپ لوگوں کے وزیر اعلیٰ نے نوے دن میں Change لانے کیلئے ایک سپیچ کی تھی، تعلیمی ایمرجنسی، E FIR ایک لٹھا سسٹم کو کرنا، کمپیوٹرازیشن، ہیلتھ کے بارے میں باتیں کی تھیں، وہ بھی آپ لوگوں کا ہی وزیر اعلیٰ تھا، سر، وہ نو سال میں وہ کونسا کارنامہ ہوا ہے، کونسا آپ لوگوں نے پورا کر دیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، بلین ٹریز میں، بلین ٹریز کا مسئلہ تھا اور آپ لوگوں نے پہلے 2013 میں کہا کہ ہم نے ایک ارب درخت لگائے ہیں، سر، میرے خیال سے میں دس سال میں تو کم سے کم اتنے تو اگنے چاہئیں ناں، ابھی تک کوئی بھی نہیں ہے، اس کی بھی ایک سپیشل کمیٹی بنی، پھر دوسرے Tenure میں آپ لوگوں نے بتایا کہ ابھی ایک کھرب درخت ہم نے لگائے، آپ کے ایک منسٹر صاحب سے ہم نے پوچھا، اشتیاق ارمڑ صاحب سے، اس نے کہا کہ میں نے جو ہمارا جو تخم ہے، جو Seed ہے، وہ ہم ہیلی کاپٹر میں اوپر لے کر

گئے تھے اور زمین پر پھینکے، وہ خود بخود اگیں گے، اس کا حساب تو دیں ناں آپ لوگ، ایک کمیٹی بنی جس کے ابھی چھ سات سال ہوئے، اس کمیٹی کی ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ہے، میں اس اسمبلی، اس ایوان میں ایک دفعہ اس کمیٹی میں بھی ممبر تھی، ایک دفعہ بھی ہمیں نہیں بلایا گیا سر، اس دفعہ آپ سے ہماری امید ہے کہ آپ وہ جو پچھلی کمیٹیاں آپ لوگوں نے بنائی ہیں، اس کا تو کر لیں ناں۔ جناب سپیکر صاحب، کل ہمارے ممبران نے ذکر کیا سوات ایکسپریس وے کا، سر، آپ لوگوں نے Joint venture کی ہے اے ڈی بی کے ساتھ جو Joint venture کی ہے اور ساٹھ پرسنٹ اس صوبے کے پیسے ہیں اور چالیس پرسنٹ اس کے، لیکن سر، جو ہزارہ کا ہمارا سی پیک موٹر وے ہے، اس کے پیسے، اس کا ٹیکس لوگوں کا وہ سیدھا جاتا ہے حکومت کے کھاتے میں، لیکن جناب سپیکر، ہمارے سوات ملاکنڈ، میں ملاکنڈ سے تعلق رکھتی ہوں، ملاکنڈ کا جتنا بھی ہم Toll pay کرتے ہیں وہ ساراJoint venture میں ان لوگوں کے لئے پچاس سال کیلئے جارہا ہے سر، تو اس صوبے کا گناہ یہ ہے کہ بار بار پی ٹی آئی کو یا سنی اتحاد کو یا عمران خان کو یا جس جس کو ووٹ دیا ہے، یہ آپ لوگ کونسی سزائیں دے رہے ہیں؟ جناب سپیکر، میں اس پہ آ جاتی ہوں کہ آپ کاAnnual budgetآیا ہے-----

جناب سپیکر: Sum up کریں، محترمہ ثوبیہ شاہد صاحبہ۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جی جناب سپیکر، تو جناب سپیکر صاحب، جو بجٹ پہ آپ لوگ ڈسکشن ہم لوگ کر رہے ہیں لیکن بجٹ تو ہم تب اس کی Calculation کریں گے جب آپ ہمیں نو سال کی، پچھلے نو سال کی کارکردگی تو بتائیں ناں، جو نو سال میں آپ لوگوں نے بجٹ ضائع کئے ہیں، اس کی تو بتائیں ناں، اس کا ریزلٹ، دس سال میں تو بچہ بھی بڑا ہو جاتا ہے، اس کی کارکردگی تو بتائیں ناں، اس کا کیا ہوگا؟ اور جناب سپیکر صاحب، ایک سپیشل ریکویسٹ ہے کہ خیبر میڈیکل کالج KMU جو ہے، اس کو بنایا گیا ہے 2007 میں یونیورسٹی، لیکن ابھی تک اس کا Status change نہیں ہوا، تو پلیز Coming جو Annual budget ہے، اس میں اس کا Status change کریں اور اس کو KMU یونیورسٹی بنادیں تو یہ اس حکومت کا آپ لوگوں کا کوئی کارنامہ ہوگا۔ اس طرح کوئی چند کارنامے کریں تاکہ آپ کے ممبران بھی کل یاد کریں، ہم بھی یاد کریں کہ بالکل ایک سونامی آئی تھی اور کچھ نہ کچھ تو کر گئی ہے، ایسا نہ ہو کہ ہمارے----

جناب سپیکر:: بہت شکریہ، بہت شکریہ، آپ Sum up کریں جی۔ (قطع کلامیاں) اچھا اس طرح ہے، پہلے میں اپوزیشن اراکین کو ٹائم دیتا ہوں، یہ بول لیں تو اس کے بعد آپ بولیں، تو Cross

talks بھی کم ہو جائیں گی، ان کا مؤقف بھی آپ کے سامنے آجائے گا، تو پھر حکومتی بنچوں سے بھی اس کا جواب دے دیں۔

جناب محمد رشاد خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے بجٹ بحث میں شامل ہونے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، ان اسمبلیوں میں یہ ہماری ایک روایت رہی ہے، حالیہ بجٹ یا ضمنی ہوں یا منی بجٹ ہو، یہ ایک قسم کی روایات بندی ہمارے صوبے کی نہیں بلکہ پورے ملک کی، بلکہ ہمارے جیسے دوسرے ترقی پذیر جو ممالک ہیں، حالانکہ مضبوط جمہوریت میں، مضبوط پارلیمانی نظام میں ضمنی بجٹ، منی بجٹ، ان کو معیوب سمجھا جاتا ہے، یہ پارلیمانی نظام کی جو خامیاں ہیں، ان کو دکھاتا ہے، حکومت کی غیر سنجیدگی یا اداروں کے جو اعداد و شمار ہوتے ہیں، غلط اعداد و شمار، ان کی بنیاد پہ ہمارے منی بجٹ آجاتے ہیں۔ ہمیشہ میرے خیال سے، یہ حکومت سے میری امید ہے کہ اس سال جب ہم اپنا سالانہ بجٹ پیش کریں گے، یہ یقین ہے مجھے، اس کو آپ سامنے رکھیں کہ Next year ہمیں ضمنی بجٹ یا منی بجٹ یا ضمنی بجٹ کی شکل نہ جانا پڑے۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں، کل اس ایوان میں جو ہوا، میں اس کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں سے لیڈر آف اپوزیشن بات کر رہے ہیں، یہ میرے خیال سے میں نے اپنی اسمبلی روایات میں نہیں دیکھا کہ وہاں سے ممبرز میں Race لگی ہوئی ہے، ہر چیئر سے ممبرز اٹھ رہے ہیں اور ہاتھ اٹھا رہے ہیں اور Comments پاس کر رہے ہیں، جواب دینے کی کوشش کر رہے ہیں، حالانکہ اس طرح نہیں ہوتا جناب سپیکر صاحب، لیڈر آف دی اپوزیشن کو جواب دینا یہ لیڈر آف دی ہاؤس کی ذمہ داری ہے، وزیر اعلیٰ صاحب یہاں پہ نہ ہوں، کوئی سینیئر منسٹر کی یہ ذمہ داری ہے، وہ اس کا جواب دیں، کوئی دوسرے منسٹر صاحب اٹھیں، میرے خیال سے اس طریقے سے یہ ایوان نہیں چلنا چاہیئے، نہ چلنے کی کوشش ہونی چاہیئے، ہمیں اپنی روایات کی پاسداری کرنی چاہیئے۔ بجٹ پہ میں جناب، کیا بات کروں گا، سارے ممبرز بات کر رہے ہیں اور کریں گے بھی ان شاء اللہ وتعالیٰ، کیونکہ میں پسماندہ اضلاع سے تعلق رکھتا ہوں، ہمارا یہ المیہ رہا ہے وسائل کی تقسیم، ہمیشہ ہمارا آئین ہمارا قانون ہمیں کہتا ہے کہ وسائل کی جو تقسیم ہے، وہ یا پسماندگی یا آبادی کی بنیاد پہ ہونی چاہیئے مگر ادھر جس کی لاٹھی اس کی بھینس، جو سامنے کرسیوں پر بیٹھ جاتا ہے اور پچھلے دس سالوں میں اور یہ میرے خیال سے اس طرف کی بنچز کے ممبرز بھی گواہ ہوں گے، چند اضلاع چند حلقے جو ہیں وہ سارے وسائل لے جاتے ہیں جناب سپیکر، یہ تبدیلی کے نام پر لینے والے مطلب حکومت ہے، ان کو چاہیئے، اصلاح لائیں، یہ تبدیلی Change لائیں، کیو

ں ایک شخص یا چند اضلاح یا چند حلقے پورے صوبے کے وسائل لے جاتے ہیں؟ تو میرے خیال سے اسکی طرف بھی، ابھی بھی میں کل وہ ٹی وی پہ دیکھ رہا تھا، وہ جنوبی اضلاع کی بات ہو رہی ہے، کام ہونا چاہیئے، جنوبی اضلاع میں کام ہونا چاہیئے، پشاور میں کام ہونا چاہیئے، مالاکنڈ میں کام ہونا چاہیئے، ہزارہ میں کام ہونا چاہیئے، ایک سی ایم اور ایک منسٹر ایک حلقے کے لئے نہیں ہوتا، یہ پورے صوبے کی نمائندگی کرتا ہے تو ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی اہلیت کو ثابت کریں کہ کس طریقے سے ان کو وسائل کی تقسیم وہ کس طرح ہوگی؟ جناب سپیکر، سب سے زیادہ جو ہمارے وسائل جاتے ہیں صوبے کے، وہ ہمارے محکمہ داخلہ امن وامان نئے نئے تھانے بن رہے ہیں، چوکیاں بن رہی ہیں، نئی گاڑیاں خریدی گئیں، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پچھلے ڈیڑھ ڈہائی سال سے اس صوبے کو دہشت گردی کا سامنا ہے، ہماری پولیس نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں، ہماری عوام نے قربانیاں دی ہیں، Suffer ہوئے ہیں، علاقے Suffer ہوئے ہیں، لوگوں کی معیشت Suffer ہوئی ہے، ابھی بھی ضمنی بجٹ میں پولیس کے اربوں روپے لئے جاتے ہیں جناب سپیکر، میری ایک ریکویسٹ ہے یہاں پہ، پچھلے دنوں بشام میں دھماکہ ہوا، پچھلے مہینے چھ چائنیز کی جانیں گئیں، وہ (واقعہ) میرے حلقے سے تعلق رکھتا ہے، اس کے فوراً بعد سی ٹی ڈی والوں نے جو گرفتاریاں وہاں پر شروع کی ہیں، جو چھاپے، جو لوگوں لایا جارہا ہے چند، حالانکہ سی ٹی ڈی ڈبل ڈبل تنخواہیں لیتے ہیں، پولیس میں جو سی ٹی ڈی میں چلا جاتا ہے اس کو ڈبل تنخواہ ملتی ہے، ڈبل ڈبل تنخواہیں لینے کے باوجود اگر وہ لوگوں کی جیبوں پر نظر رکھتے ہیں یا وہ لوگوں کے لئے پریشانی کا سبب بنتے ہیں یا وہ لوگوں کے لئے خوف کا سبب بنتے ہیں جناب سپیکر، پھر میرے خیال سے اس اسمبلی کو یہاں نہیں بیٹھنا چاہیئے، کھلی کھلی بارگیننگ وہاں پہ جارہی ہے، معصوم لوگوں کو پکڑا جاتا ہے، ان کو یہاں پہ لایا جاتا ہے اور پھر بارگیننگ کرکے ان کو چھوڑا جاتا ہے۔ جناب سپیکر، میں اس مسئلے پر صرف نشاندہی کر رہا ہوں اور میری حکومت سے درخواست ہے کہ اس بارے میں ٹھیک ٹھاک انکوائری ہونی چاہیئے، لوگوں کو سہولت ملنی چاہیئے اداروں کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ لوگوں میں خوف پھیلائیں، اداروں کا کام ہے کہ لوگوں کو تحفظ دیں، لوگوں کا ساتھ دیں اور لوگوں کی پریشانیوں کو ختم کریں۔ جناب سپیکر، Transparency بہت ضروری چیز ہے، یہ چند کالی بھیڑیں بیٹھی ہوئی ہیں، چند افسران اور چند لوگوں کو متاثر کر رہے ہیں، تو میری آپ سے ریکویسٹ ہے، اس کے ساتھ جہاں تک میری رائے ہے، میں سمجھتا ہوں امن وامان کے بعد جو سب سے اہم ڈیپارٹمنٹ ہے وہ محکمہ تعلیم ہے، اعلیٰ تعلیم ہے، صحت کا محکمہ ہے۔ جناب سپیکر، پچھلے دس سالوں سے

میرے حلقے میں ایک بھی ڈگری کالج نہیں بنا، پچھلے دس سالوں سے میرے حلقے میں ایک بھی ڈسپنسری نہیں بنی اور ابھی پچھلے دس سالوں سے میرے حلقے میں ایک گراؤنڈ نہیں بنا، چار دفعہ اس گراؤنڈ کا افتتاح ہو چکا ہے، یہ بانی چیئرمین صاحب گئے ہیں وہاں پہ بشام میں، انہوں نے افتتاح کیا، پچھلے پی کے چیف منسٹر پرویز خٹک صاحب نے، انہوں نے افتتاح کیا، محمود خان نے افتتاح کیا، یہاں سے ایک منسٹر نے افتتاح کیا، ابھی تک وہ گراؤنڈ، نہ وہاں پہ کوئی نقشہ ہے نہ کسی کو معلوم ہے کہ یہاں پہ گراؤنڈ بن رہا ہے، نہ کسی کو معلوم ہے کہ اس کے لئے کوئی فنڈز رکے گئے ہیں، تو جناب سپیکر، اس میں تھوڑی سی میری آپ سے درخواست ہے کہ جس طرح اور صوبے میں کام ہو رہا ہے ڈگری کالج ہمارا حق ہے، ہمیں دینا چاہیئے، ہمارے علاقے سارے پہاڑی علاقے ہیں، ہونا یہ چاہیئے کہ پہاڑی علاقوں کے لیے ڈسپنسری دی جائے، اس سے سارے ہمارے لوگ آرہے ہیں، پشاور آرہے ہیں، ہمارے علاقوں کے وہ ہزارہ ڈویژن ہو یا مالاکنڈ ڈویژن ہو یا جنوبی اضلاع ہو، ہاسپیٹلز سارے یہاں پر ہیں، یونیورسٹیاں ساری یہاں پر ہیں، کالجز سارے یہاں پر ہیں، اگر آپ کو شہروں پر بوجھ ہلکا کرنا ہے، تو ان علاقوں کو Facility دیں، وہاں کوئی Basic health facility تو ملنی چاہیئے، کسی بی ایچ یو، مجھے اپنے حلقے میں ایک بی ایچ یو نہیں معلوم جس میں وہاں کا سٹاف مکمل ہو، ڈاکٹر نہیں ہوتے، ٹیکنیشن اور یہ تو الگ بات ہے جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ جو دیگر ڈیپارٹمنٹس ہیں، سی این ڈبلیو ہے، پبلک ہیلتھ ہے یا لوکل گورنمنٹ ٹی ایم ایز ہیں، یہ تو سر، یہ ابھی جو حالیہ بارشوں نے جو ان کو بے نقاب کیا ہے، ان کی یہ بالکل فیل ہو گئے ہیں جناب سپیکر، وہاں کے سارے روڈز بند ہیں، سارے لنک روڈز، سی این ڈبلیو کو چاہیئے کہ وہ اپنے روڈز کھولے، جو ٹی ایم ایز کے روڈز ہیں وہ ان پر کام کرے، ساری سکیمیں بند ہیں، وہاں پہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ صوبے کی طرف سے کوئی فنڈز نہیں آئے، کوئی کام ہو نہیں رہا، بارشوں کی وجہ سے سارا سسٹم بند ہے، میری آپ سے درخواست ہے کہ اس اجلاس کے بعد حکومت کو اس مسئلے پر زور، وہ حکومتی حاجی منعم صاحب بیٹھے ہیں، ان کا تعلق بھی شانگلہ سے ہے، تو یہ ہمارے مشترکہ مسائل ہیں، مجھے یقین ہے کہ حکومت اس کا کوئی حل نکالے گی۔ جناب سپیکر،۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو Sum up کریں۔

<u>جناب محمد رشاد خان:</u> جی سر! جناب سپیکر، اچھا، چند چیزوں کی طرف آتا ہوں، جو بجٹ میں لیڈر آف دی ہاؤس نے اپنی ابتدائی سپیچ میں بھی اس پہ کافی وہ کیا تھا، صحت کارڈ ہے، احساس پروگرام ہے، اور چیزیں

ہیں، میرے خیال سے صحت کارڈ ایک بہترین سکیم ہے، لوگوں کو سہولت مل رہی ہے، میں جانتا ہوں بہت غریبوں کو جو اپنا علاج نہیں کر پاتے اور صحت کارڈ کی بدولت ان کو علاج مل رہا ہے۔ (تالیاں) میں تعریف کرتا ہوں لیکن جناب سپیکر، اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ دیکھنا چاہیئے، ستر سال سے جو ہمارا بلکہ انگریز کے دور سے جو انفراسٹرکچر ہمارا کھڑا ہے، جو ہمارے ہسپتال ہیں، جو ہمارے بی ایچ یوز ہیں، جو ہماری ڈسپنسریاں ہیں، وہ متاثر ہو رہی ہیں سر، یا تو ان کو مکمل ختم کریں، صحت کارڈ شروع کریں، ہسپتالوں میں تو کوئی کام، ہسپتال تو کھنڈر بن رہے ہیں، ستر سال سے ایک عمارت کھڑی ہے، ایک سسٹم کھڑا ہے اور وہ اس کی وجہ سے ضائع وہ ہو رہا ہے، یا صحت کارڈ کریں یا اس چیز کو کریں یا مطلب کم از کم صوبے کے ہمارے جو مسائل ہیں، ادھر ترقیاتی فنڈز ہمارے پاس نہیں ہیں، تمام سکیمیں جو ہیں، 15-2014 کی جو ہماری سکیمیں تھیں، ان پہ ابھی تک کام نہیں ہو رہا، اس کی میں آپ کو ایک Simple سی مثال دیتا ہوں، ایک شخص ہے، اس کا تعلق ایک غریب گھرانے سے ہے، اس کی ماہانہ Income ایک لاکھ روپے ہے، وہ چاہتا ہے کہ میرا بچہ بیکن ہاؤس میں پڑھے، وہ چاہتا ہے کہ میرا Patient جائے شفا انٹرنیشنل میں، تو میرے خیال سے اس کا ایک لاکھ میں گزارا نہیں ہوگا، جتنا مطلب پښتو کښې هغه متل دے ، خپل څادر نه پښې بهر نه دی ويستل پکار ، صحت کارڈ پروگرام میں جو کرپشن ہو رہی ہے جناب سپیکر، اس کی طرف آپ کو دیکھنا چاہیئے، جس طرح کل لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا، بے دریغ آپریشنز، ایسے ایسے مریض، ایسے ایسے لوگ یا تو ہاسپیٹل چلے جاتے ہیں، وہاں پہ آدھے ان کے پیسے مل جاتے ہیں، وہ گھر آ جاتے ہیں اور یا ٹھیک ٹھاک صحت مند شخص کو آپریشن، کوئی Check and balance کا ایک نظام ہونا چاہیئے جو اس کو دیکھے۔ جناب سپیکر، احساس پروگرام، حکومت تو نام بدلنے میں ماہر ہے، ٹھیک ہے سر، وہ نام بدلتے رہتے ہیں، احساس پروگرام میں جو Distribution اب تک میں دیکھتا رہا ہوں، ہماری خواتین کو لایا جاتا ہے، کسی سکول میں، کسی سنٹر میں، وہاں پہ وہ Distribution ہوتی ہے، یہ میرے خیال سے ایک منظم انداز میں خواتین کی بے پردگی اور اس قسم کی چیزیں ہیں، آپ اس کو تھوڑا سا Facilitate کریں، کوشش کریں کہ کم از کم ان کو باعزت طریقے سے وہ پیسے مل سکیں۔ جناب سپیکر، بجٹ میں ایک چیز میں دیکھ رہا ہوں، مرکزی فنڈز، اس میں ہے کہ مرکزی قرضے دینے ہیں ادھر سے، ایک طرف تو سی ایم صاحب مرکز سے مقابلے کی پوزیشن میں ہیں، میں اس کے بیان کی تائید کرتا ہوں جو بجلی کے بارے میں انہوں نے Stand لیا ہے، میں ان کی حمایت کرتا ہوں، بجلی کی جو بدترین

لوڈشیڈنگ ہمارے علاقوں میں جاری ہے، پورے ملک میں جارہی ہے جس طریقے سے پچھلے ماہ ستمبر سے جو چھاپے پڑے ہیں، لوگوں پر ایف آئی آرز ہوئیں، جو وصولیاں ہوئیں، جو جرمانے پڑے جناب سپیکر، ہم نے میرے خیال سے مجھے نہیں معلوم، کسی سیاسی بندے نے ان میں مداخلت کی ہوگی، ہم سب چاہتے ہیں کہ سسٹم ٹھیک ہو، ہم چاہتے ہیں کہ واپڈا اپنے بلز لے، واپڈا لوگوں کو بجلی دے، رمضان میں بدترین لوڈ شیڈنگ نہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: Windup کریں سر۔

جناب رشاد خان: جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہے، میری یہ تجویز ہے، لیڈر آف دی اپوزیشن یہاں پہ بجٹ میں مرکز کو پیسے دے رہے ہیں کہ وہ جو ہے ہم پر قرض ہے، ایک طرف وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے قرض میں بجلی کے بلز کاٹ دیں جناب، تکلیف تو ہے ناں، ادھر پھر آپ بجٹ میں یہ کیوں پاس کر رہے ہیں؟ ثوبیہ صاحبہ کہہ رہی ہیں کہ مطلب اس بجٹ کو نہ پیش کریں، پیش کریں اس کو، یہ آپ کا کام ہے، آپ کی ذمہ داری ہے، کم از کم آپ کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہیئے، یہ ایک نئی اسمبلی، نئی حکومت ہے، ایک طرف آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم مرکز سے یہ کریں گے اور دوسری طرف۔۔۔۔

جناب سپیکر: بات بہت لمبی ہو گئی ہے، اگر اتنا ٹائم ساروں نے لے لیا ناں تو پھر یہ رات بھی ہو جانی ہے، نہیں نہیں، بہت لمبی ہو گئی ہے، رشاد خان۔۔

جناب رشاد خان: ٹھیک ہے سر، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب احمد خان کنڈی صاحب۔

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، بجٹ پر بڑی مفصل باتیں ہوئی ہیں، میری کوشش رہے گی کہ Repetition نہ ہو اور چیزوں کو درست طریقے سے ریکارڈ پر لایا جائے۔ بجٹ 24-2023 جو پیش کیا گیا ہے سپیکر صاحب، یہ Unconstitutional ہے، Illegal ہے اور وہ کیوں Illegal ہے اور Unconstitutional ہے؟ اس کے تین حصے ہیں، 'نگران سیٹ اپ' نے ایک حصہ کیا چار مہینے کا، پھر دوسرا حصہ کیا، تیسرا حصہ آپ کر رہے ہیں، اس بجٹ کے صرف تیسرے حصے کے آپ ذمہ دار ہیں، چار مہینوں کے آپ کر رہے ہیں، آپ کے پاس اکثریت بھی ہے، آپ کے پاس لوگ بھی ہیں لیکن اس کے باوجود پتہ نہیں یہ اتنی جلدی کا شکار ہیں، یہ وہی بابو کریسی ہے جس نے نگران حکومت کو بھی غیر آئینی کام پہ لگایا، ان کو بھی غیر آئینی کام پہ لگایا ہوا ہے۔ انہوں نے Vote-on-account کا سہارا لیا، مارچ میں

انہوں نے ایک مہینے کا بجٹ دیا، مئی کا بھی یہ لوگ Vote-on-account پر کر رہے اور اپریل کا جو بجٹ ہی وہ پراونشل گورنمنٹ نے اس کو Authorized کیا ہے، According to the Constitution پراونشل گورنمنٹ کے پاس کوئی اختیار نہیں ہے، بجٹ کو Authorized کرنے کا یا Provincial Consolidated Fund کا یا Public Account کو Regularize کرنے کا، اگر اس کا وہ اختیار ہے تو Act of Parliament کے پاس ہے، Act of Assembly کے Through ہوگا، وہ پراونشل گورنمنٹ کا مینڈیٹ نہیں ہے، وہ غیر آئینی ہے، آپ کا اپریل کے مہینے کا بجٹ اگر آپ موشن کے ذریعے کرنا چاہتے ہیں، کرلیں، شوق پورا کرلیں، پہلے بھی کرتے رہے ہیں، یہی لوگ متاثر ہونگے جو آئین کی توقیر نہیں کرتے، جو آئین کو پامال کرتے ہیں، پھر بعد میں گلے کرتے ہیں کہ بھائی یار! ہمارے ساتھ بے توقیری ہو رہی ہے، یہی ہم سیاسی ورکرز ہوتے ہیں، جب ان ایوانوں میں اس پارلیمان کے تقدس کا خیال نہیں رکھتے، آئین کا خیال نہیں رکھتے، ان کی اکثریت ہے، کل یہ مگرمچھ کے آنسو رو رہے تھے، بے بسی کا اظہار کر رہے تھے، بابا آپ لوگ حکومت میں ہیں، ہم آپ کی Direction درست کریں گے، ہمارا کام ہے، پیپلز پارٹی آپ کے ساتھ ہے، آپ کیوں کر رہے ہیں وہ غیر قانونی کام جو نگران حکومت نے کیا؟ میں آج Floor of the House کہتا ہوں، نگران حکومت کا پہلا چار مہینے کا بجٹ Under Article 126 جب Dissolve ہوتی ہے اسمبلی، تو وہ کر سکتی ہے، دوسرا بجٹ غیر آئینی ہے، آئیں مل کر اس بابوکریسی کا احتساب کریں، جس کے خلاف کل آپ آوازیں اٹھا رہے تھے، وہی بابوکریسی آج آپ کو اسی راستے پر لگا رہی ہے اور ان ایوانوں کی بے توقیر کر رہی ہے، مجھے آپ یہ بتائیں، مجھے پتا ہے سیاسی لوگوں کا وجود اور اختیار کتنا ہوتا ہے؟ کیا آپ نے کسی کو نوٹس دیا کہ اس نے ریلیز زکیوں کیں؟ یہ Guidelines الیکشن کمیشن کی 2017 کی Caretaker government جو ہے وہ ڈیویلپمنٹ کام نہیں کر سکتی، جس نے بھی کیا، Principal Accounting Officer سیکرٹری ہوتا ہے، آپ نے اس کا کیا کیا؟ آپ نے کیا Steps لئے، ہم تو یہ بھی نہیں دیکھتے کہ آپ کے پاس کیا اختیار ہے، کیا نہیں؟ مگرمچھ کے آنسو نہیں روئیں گے، بے بسی کا اظہار نہیں کریں گے، جرات کا مظاہرہ کریں، تحریک انصاف کے لوگ آپ سے توقع رکھتے ہیں جو آپ آئین کا تقدس کا خیال کریں گے، پارلیمان کی حاکمیت لائیں گے، قانون کی حکمرانی لائیں گے۔ جناب سپیکر، یہ آرٹیکل 125 کا غلط استعمال کر رہے ہیں، تین مہینوں کے لئے اپریل کا بجٹ Unconstitutional ہے، نہ کریں، یہ لوگ نہ مانیں لیکن ہم ریکارڈ کو درست کر

رہے ہیں، Article 126 کا Caretaker government نے غلط استعمال کیا، ایک دفعہ کر رہے تھے، دوسری دفعہ کیا، وہ غلط ہے، آئیں مل کر اس کو ٹھیک کریں، ہمارے پاس کمیٹی ہے، پارلیمان کی کمیٹیاں موجود ہیں، وہی بابو کریسی ہے جو اس صوبے کو تباہ کر چکی ہے، میں تو صرف اتنا کہوں گا:

ے برباد گلستاں کرنے کو بس ایک ہی الو کافی ہے
برباد گلستاں کرنے کو بس ایک ہی الو کافی ہے
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا

(تالیاں)

جناب احمد کنڈی: جناب سپیکر، بجٹ کی طرف آتے ہیں، 1456 ارب کی محصولات ہیں، 1360 کے ہمارے اخراجات ہیں، میں صرف ان کو یہ کہتا ہوں، آخر یہ جو محصولات ہیں، کبھی اس پہ آپ نے غور کیا، یہ 1456 جو آپ کے پاس آتے ہیں، اس کا پس منظر کیا ہے؟ بحیثیت پیپلز پارٹی کے ایک کارکن کے یہ 7th NFC Award کا آئی ریزلٹ ہے اور وہ 7th NFC Award ہم نے، پیپلز پارٹی نے کیا تھا جس کی وجہ سے صوبوں کا شیئر 37.5 سے ہم نے 57.5 کیا، Twenty percent صوبوں کو پیپلز پارٹی اور اس کی اتحادی جماعتوں نے 7th NFC Award میں دیا، اس کے بعد ایوارڈ نہیں ہو سکا۔ بد قسمتی یہ ہے آپ کی حکومتیں آئی، مرکز میں بھی آپ تھے، صوبے میں بھی آپ تھے لیکن آپ نہیں کر سکے کیونکہ آپ ان ایوانوں کی توقیر نہیں جانتے، آپ بات چیت پہ یقین نہیں کرتے، کیونکہ آپ دلیل اور اپیل کے اور وکیل کا مظاہرہ نہیں کرتے، تو کہنے کا مقصد یہ ہے میں بجٹ کی طرف، War on terror آپ کو Ninety one billion آپ نے لکھا ہے، یہ 7th NFC Award کا آپ کو ہے۔ آپ نے Provincial own receipts میں Eighty five billion لکھے ہیں، اس میں سے Thirty two billion پتہ ہے General sales tax on services ہیں، کس نے دیا، 7th NFC Award نے Federal Legislative List Part I سے اسے اٹھا کر صوبے کے حوالے کیا؟ آپ لوگوں کے پاس تیرہ سالوں سے یہ صوبہ موجود ہے، آپ اس کو نہیں بڑھا سکے، باقی صوبے بڑھا رہے ہیں دن بدن، میری گزارش یہ ہوگی جو Provincial own receipts ہیں، اس کو بڑھائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے جو اہم چیز ہے، وہ وفاق کے ساتھ ہمارا مقدمہ ہے، جناب سپیکر، میری خوش قسمتی ہے، آج جس منصب پہ آپ بیٹھے ہیں، پچھلی اسمبلیوں میں یہ

مقدمہ ہم لڑتے رہے ہیں، آپ بھی اس پہ کافی Input دیتے رہے، مشتاق غنی صاحب اس وقت سپیکر ہوتے تھے، ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ جب وزیر اعلیٰ صاحب کہتے ہیں، وفاق سے میں کھینچ کر لاؤں گا، ہم جیسے سیاسی ورکرز بہت خوش ہوتے ہیں جب اس صوبے کا دبنگ وزیر اعلیٰ اس طرح کی بات کرتا ہے، ہمیں اعتراض صرف اس کے طریقہ کار سے ہے، جس منزل کی طرف ہم نے جانا ہے، جس طریقے سے یہ لوگ جانا چاہتے ہیں، ہمیں اس پہ اختلاف ہے، یہ لوگ چاہتے ہیں منزل تک پہنچنے کے لئے یہ لوگ، ان لوگوں کی خواہش ہے، بدر منیر کی فلمی ڈائیلاگ سے یا سلطان راہی کے گنڈاسا چلا کر یہ کرنا چاہتے ہیں، ہم کہتے ہیں، ہمارا تجربہ یہ ہے، یہ دلیل و دلائل سے ہوگا، یہ بات چیت سے ہوگا، یہ بیٹھنے سے ہوگا، یہ برداشت سے ہوگا اور اس کا ماڈل صدر آصف علی زرداری نے اٹھارہویں ترمیم کی صورت میں 2010 میں آپ کو دیا، تمام سیاسی جماعتوں کو بٹھا کر چھبیس رکنی سپیشل کمیٹی ہم نے بنائی اور ہم نے اس ملک میں ایک انقلابی کام کیا اور وہ Structure change کیا، جس کی بات 1929 سے اس ملک میں ہوتی تھی، اس علاقے میں ہوتی تھی، کہنے کا مقصد یہ ہے جناب سپیکر، اس میں تفصیلی بات چیت ہوگی، اس بجٹ پہ میں بار بار کہتا ہوں، آپ خود سوچ لیں، اس سے لوکل گورنمنٹ کی کوئی Priority نہیں ہے جو ان کے ہاتھ میں ہے، آپ لوگوں کا Baby ہے یہ لوکل گورنمنٹ، تیس ہزار الیکٹڈ نمائندے آج آپ لوگوں کے دور میں الیکٹ ہو کر پاؤں پہ پاؤں رکھ کر فارغ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ لوگوں نے ان سے وعدہ کیا تھا Twenty percent on ADP، مجھے بتائیں آپ کی Priorities ہیں، احساس پروگرام آپ کی Priority ہے صحت کارڈ آپ کی Priority ہے رمضان پیکج آپ کی Priority ہے، بی آر ٹی ہوگی، ٹھیک ہے آپ کا اختیار ہے، آپ کر سکتے ہیں لیکن مجھے بتائیں وہ منتخب تیس ہزار نمائندے آج دو سالوں سے بیٹھے ہوئے ہیں، وہ منتظر ہیں آپ کے پیسوں کے، کچھ تو اس کے لئے بھی کر لیں۔ آپ نے زراعت کے لئے کیا کیا؟ ہمارے ڈیرہ اسماعیل خان میں جیسے وزیر زراعت آئے، انہوں نے سرکاری سیڈ فارم سے مزارع گیری ختم کر دی، راکھ منگن اور راکھ بند کورائی کے تمام Tenancy انہوں نے ختم کر دی جو کہ پچاس سال سے چلی آرہی تھی۔ جناب سپیکر، یہ وہ باتیں ہیں جو بجٹ سے تعلق رکھتی ہیں، ہم ان چیزوں کو کس طرح وفاق سے لائیں گے؟ NHP ہے، Oil ہے، ARSA میں امنڈمنٹ ہوئی، ہمارا صوبہ سویا ہوا ہے، ہماری صوبائی کابینہ ستو پی کر سو چکی ہے، ARSA کی امنڈمنٹ ہوئی، ان کا کوئی ان کے اوپر ایکشن نہیں ہے، ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟ ہمارے پانی کا مقدمہ چھ سو (600)

ارب روپے اس کی مالیت ہے، تیس سالوں سے میرے صوبے کو پانی نہیں مل رہا، جو میرا شیئر ہے Eight point seven eight *(8.78)* Million acre feet (MAF) ، Oil کے اوپر یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ ہمیں ان سے بڑی توقعات ہیں، ہمیں ان کی نیت پہ شک نہیں ہے لیکن ان کی اہلیت کے اوپر، ان کی قابلیت کے اوپر سوالیہ نشان ہے۔ ہم وہی چاہتے ہیں، اس بیوروکریسی کے ہاتھ نہ چڑھیں جو اس صوبے کو تباہی کی طرف لے گئے، وہ ہمیشہ حکمرانوں کی خوشی کی خاطر ان کی خوشحالی کی خاطر آئین کو اور قانون کو موڑتے ہیں، یہ لوگ کہتے رہے ہیں کہ بھائی! دس سال پولیس غیر سیاسی ہو گئی ہے، گیارہ سال، میں تو اس وقت بھی کہتا تھا، 2000ء میں آپ نے جو پولیس ایکٹ کے اوپر کام کیا تھا اس کو آپ نے Exercise کیا؟ نہیں کیا۔ وہی پولیس ہی آپ کے گھروں پہ چھاپے لگا رہی ہے، پھر آپ روتے ہیں، جو زیادتی ہو رہی ہے، حالانکہ کل کچھ تقریریں ہوئیں بجٹ سے ہٹ کر، یہ لوگ کہتے رہے ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی، میں یہ صرف ان بھائیوں کو کہتا ہوں، ایمان سے میں دلی طور پہ کہتا ہوں، یہ تھوڑا تاریخ کو پڑھیں، ان کا خیال ہے کہ پاکستان 2013 میں، جب تحریک انصاف مینار پاکستان میں بنی تھی، شاید اس وقت بنا۔ اس ملک میں خان عبدالغفار خان فخر افغان جس وقت دنیا کی تہذیبیں جنگیں لڑ رہی تھیں وہ انسان کی بات کرتا تھا، انسان کی توقیر کی بات، اس نے سینتیس (37) سال جیل گزاری، اس ملک میں عبدالصمد خان اچکزئی نے اکتیس (31) سال جیل گزاری، اس ملک میں خان غنی خان نے پندرہ (15) سال جیل گزاری، اس ملک میں صدر آصف علی زرداری محسن خیبر پختونخوا نے بارہ (12) سال جیل گزاری، اس ملک میں سیاست ایک سخت تجربہ ہے جناب سپیکر، اس کے بعد آپ کے سامنے ہے، قائد عوام کے ساتھ کیا ہوا؟ جس نے اس ملک کو متفقہ آئین دیا وہ سولی پہ چڑھ گیا، اس کی بیٹی کے ساتھ کیا ہوا؟ جو دختر مشرق تھی، اسلامی ریاست کی پہلی منتخب وزیر اعظم جس کو شہید کر دیا گیا، پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی، دو سال کی بات، ہوئی ہو گی زیادتی، ہم آپ کے ساتھ ہیں، اس زیادتی کا آپ احتساب کریں، جس پولیس کو آپ غیر سیاسی کہتے تھے، آئیں ناں آج جس نے سیاست میں حصہ لیا، اس کو آپ مثال بنائیں، پیپلز پارٹی آپ کے ساتھ ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن آپ ایکشن تو لیں ناں، میں تو صرف اتنا کہوں گا

ے گلستان کو لہو کی ضرورت پڑی
سب سے پہلے ہی گردن ہماری کٹی

پھر بھی یہ کہتے ہیں اہلِ چمن
یہ چمن ہے ہمارا تمہارا نہیں

جناب سپیکر، کہنے کا مقصد یہ ہے، مل کر کرتے ہیں کام، ہم نے ماڈل دیا ہے 18th Amendment کا، وہ پیپلز پارٹی کے پاس Simple majority تھی، Simple majority ہوئی لیکن ہم نے قوم پرستوں کو بٹھایا، ہم نے مذہبی جماعتوں کو بٹھایا، ہم نے دائیں بازو کو بٹھایا، ہم نے بائیں بازو کو بٹھایا اور دنیا کے سامنے 1973ء کے آئین کو اپنی شکل میں بحال کیا، این ایف سی کا ایوارڈ کیا۔ اگر آپ وہی چاہتے ہیں کہ بھئی یار! بدر منیر کے ڈائیلاگوں سے ہوگا تو وہ نہیں ہوگا، اس پہ ہمیں آپ سے اختلاف ہے۔ اس کے علاوہ آپ آئیں، بیٹھیں، وفاق کے ساتھ ہمارا بہت بڑا مقدمہ ہے اور بڑا گولڈن چانس ہے میں توان کو ایک اور مثال دوں گا 2016 میں آپ کی حکومت تھی، پرویز خٹک صاحب گئے تھے مرکز میں، انہوں نے ایک Agreement کیا تھا 2016 فروری میں، NHP کو انہوں نے Uncap کیا تھا چھ بلین پہ NHP چل رہا تھا، One point one five (1.15) انہوں نے Unit determine کیا تھا اور پانچ پرسنٹ وہ Indexation لے کر آئے تھے، چشمہ لفٹ پہ بات کر کے آئے تھے، مرکز میں نون کی حکومت تھی، صوبے میں آپ کی تھی اور وہ بہت بڑی Achievement تھی پرویز خٹک کی ٹیم کی، اور تحریک انصاف کی جو 2016 میں آپ نے اگر Agreement کیا لیکن وہ بیٹھ کر ہوا، بات چیت کر کے ہوا، برداشت کرنے سے ہوا، تو آپ سپیشل کمیٹی بنائیں، اس پہ ہم آپ کے ساتھ ہیں جو پازیٹو کام ہوں گے، انہی ایوانوں میں فیصلہ ہونا ہے اور فیصلہ آپ لوگ کریں، جو آپ نے ابھی سیکھنا ہے یا دس سال بعد، قانون قدرت ہے وہ سکھا دے گی، ایسے ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے، ان کو جلدی پڑی ہوئی ہے، ہر چیز جلدی جلدی میں کر رہے ہیں، دو تہائی اکثریت لینے کے باوجود بھی خوفزدہ ہیں، ہمیں تو سمجھ نہیں آتی، یہ کیوں ابھی بھی یہ بے بسی کا رونا روتے ہیں، بابا آپ حکومت میں ہیں، ہم آپ کو یاد دلائیں گے کہ آپ حکومت میں ہیں اگر ہم یہ کہیں کہ آپ مجھے تو کل یوں لگ رہا تھا کہ شاید ہم لوگ حکومت میں ہیں اور آپ اپوزیشن میں، آئیں قدم بڑھائیں ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن ایکشن لیں ان کے خلاف جنہوں نے ان ایوانوں کو بے توقیر کیا، جنہوں نے غیر آئینی کام کئے، جنہوں نے غیر آئینی ریلیز کیں، آپ کے پاس ثبوت ہے، کل سارے کہہ رہے تھے ہمارے پاس ثبوت ہے، لے آئیں ہم آپ کو ٹھپہ لگانے کے لئے تیار ہیں لیکن نگران کا غیر آئینی اور آپ کا غیر آئینی۔ بجٹ کے اوپر ہم ٹھپے نہیں لگائیں

گے، ہمیں خدا نے دانش اور حکمت دی ہوئی ہے، ہم پڑھ کر آتے ہیں اور تیاری کر کے آتے ہیں۔ میں آخر میں یہی کہوں گا، بڑی باتیں ہیں آگے آئیں گی سپیکر صاحب، ان شاءاللہ تعالیٰ پیپلز پارٹی آپ کو پورا یقین دلاتی ہے، پہلے بھی ہم نے Positive role play کیا ہے، پھر بھی Constructive role play کریں گے اور صرف اتنا کہیں گے:

وہ کل کے غم و عیش پہ کچھ حق نہیں رکھتا
وہ کل کے غم ہے اس پہ کچھ حق نہیں رکھتا
جو آج خود افروز و جگر سوز نہیں ہے
وہ قوم نہیں لائق ہنگامہ فردا
جس قوم کی تقدیر میں امروز نہیں ہے

<u>جناب سپیکر</u>: جناب شاہ جہان یوسف صاحب۔

<u>سردار شاہجہاں یوسف</u>: شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں ایک دو پوائنٹس ہیں، ان پہ بات کرونگا۔ اس کے بعد بجٹ سپیچ، بجٹ پہ بات کرونگا۔ آج کچھ لوگ اپوزیشن لیڈر صاحب کے آفس میں کل آئے، BECS ایک ادارہ ہے، Basic Education Community Schools، یہ Devolve ہو چکا، Devolution کے وقت 2012 میں، اس سے لے کر 2021 تک تقریباً یہ اسی طرح ادارہ چلتا رہا مرکز اور صوبے کی جنگ میں، آج یہ لوگ کافی آئے تھے، تقریباً بیس بائیس ہزار، بائیس سو اساتذہ ہیں اور وہ صوبے میں مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں، کچھ صوبوں نے ان کو پراونشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں Absorb کروا دیا لیکن میری یہ گزارش ہو گی حکومت سے کہ یہ ان کے بارے میں بھی کچھ سوچیں۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، میرا آپ کا حلقہ اور اسی طرح پانچ اور اضلاع 2005 کے Earthquake میں متاثر ہوئے اور اس کے بعد ایک ادارہ بنا Rehabilitation کے لئے جس کا نام ERRA تھا، ERRA نے کام کرنا شروع کیا اور اس کے بعد 22-2021، 2021 میں اس وقت کے پرائم منسٹر نے ERRA کو Devolve کر کے NDMA میں دے دیا اور جب NDMA میں دیا تو NDMA، کیونکہ اس وقت Reservations تھیں، اپوزیشن کے ممبران صاحبان کی Reservations تھیں، ڈاکٹر عباد صاحب بھی اس کمیٹی میں تھے، جب انہوں نے وہ بات کی، اس وقت پرائم منسٹر عمران خان صاحب تھے، تو انہوں نے چیف منسٹر کے پی کو کہا کہ This is your

responsibility کہ آپ جو بھی پراجیکٹس ہیں ان کو Complete کریں، ان میں سکول ہیں، روڈز ہیں، ہاسپیٹلز ہیں اور سب سے بڑا پراجیکٹ بالاکوٹ، نیو بالاکوٹ سٹی کا، آج اٹھارہ سال سے، تقریباً انیس سال ہونے کو ہیں کہ نہ بالاکوٹ سٹی بن رہی ہے، نہ سکولز بن رہے ہیں، نہ وہ ہاسپیٹلز بنے ہیں اور نہ وہ روڈ انفراسٹرکچر جو تھا وہ ہوا، جو کہ یہ Totally responsibility پراونسز پہ، پراونس پہ آتی تھی، یہ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو اس کے اوپر خیال کرنا چاہیئے۔ جناب سپیکر، بجٹ 24-2023 بات کہنے کو تو بڑی آسان ہے کہ سال گزر چکا، بجٹ ہم پیش کر رہے ہیں، ابھی میں Repetition میں نہیں جاؤں گا، کسی میرے ایک دوست نے بڑی اچھی بات کل مجھے کہی کہ یہ بجٹ اس حکومت کے لئے ایک حلق کی ہڈی بن چکا ہے، یہ نگل بھی نہیں سکتے اگل بھی نہیں سکتے، کہتے بھی ہیں کہ ہمارا بجٹ ہے، مانتے بھی نہیں اور مانتے بھی ہیں، یا تو مان جائیں کہ گیارہ سال آپ کی حکومت تھی، اس طرح فنانس منسٹر صاحب نے کہا کہ گیارہواں بجٹ ہم پیش کر رہے ہیں اور گیارہویں بجٹ میں اگر کوئی فخر کی بات ہوتی تو میں کہتا کہ واقعی اس صوبے میں ایک بڑی تبدیلی آئی، KPK کا یہ بجٹ، اگر آج سے دس سال پہلے ہم اپنے Resources سے Revenue اکٹھا کرتے تھے آٹھ پرسنٹ سے Ten percent تو آج بھی وہی بیانوے (92) فیصد ہے، ہم فیڈرل سے Resources لیتے ہیں، محصولات جو ہماری Receipts ہیں وہ فیڈرل سے ہمیں ملتے ہیں تو ہم نے کیا Achieve کیا، ہم کیا تبدیلی لے کر آئے؟ ہم کیا بہتری لے کر آئے؟ آج میں ایک چیز اور دیکھ رہا تھا کہ ٹورازم ڈیپارٹمنٹ، یہ صوبہ ٹورازم کے لئے اگر اس کو کھولا جائے، کل ہمارے دوست ارباب صاحب نے بات کی کہ ترکیہ میں ٹورازم، آپ نے کہا تھا Fifty four or ninety four billion? (Interruption) okay. لیکن بہت سے ایسے ملک ہیں جو صرف ٹورازم پہ چل رہے ہیں لیکن ہمارا صوبہ ٹورازم کے لئے بڑا موزوں بھی ہے اور اس کے لئے Revenue بھی اکٹھا کیا جا سکتا ہے لیکن جناب سپیکر، گزشتہ پانچ سال میں ایک ادارہ تھا جسے کہتے تھے PTDC، اس ادارے کو بند کر دیا گیا ہے، اس سال اس Book میں آپ ٹورازم سے جو آمدنی ہے، وہ دیکھ لیں کہ وہ پچپن ملین، جو ادارہ آپ کو پانچ بلین سے زیادہ پیسے دے رہا ہو وہ آج پچپن ملین کی طرف اگر جا رہا ہے تو پھر یہ ہماری کمزوریاں ہیں اور پھر ان کمزوریوں کو دور کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں سمجھنا پڑے گا اور حکومت کو سمجھنا پڑے گا۔ آج حکومت کی، یہ پہلی حکومت آپ کی نہیں ہے، اس پارٹی کی یہ تیسری حکومت ہے اور شاید کہ اس صوبے میں اس سے پہلے کسی کو اتنی بار بار مینڈیٹ نہیں ملا، لیکن لوگ میرے خیال میں سمجھتے ہیں، انہوں

نے آپ کو اگر مینڈیٹ دیا ہے، مینڈیٹ تو دے دیا لیکن آپ کی باتیں جو ہیں، محترم سی ایم صاحب نے پہلے دن یہاں پہ سپیچ کی، ہمیں خوشی ہوتی کہ اس کے بعد ہمیں سپیچ ملتی، سپیکر صاحب، آپ منتخب ہوئے، مجھے فخر ہے، مجھے خوشی ہے، میرے ڈسٹرکٹ سے ہیں آپ اور ہم آپ کو مبارکباد دیتے اس دن لیکن میں آج مبارک باد دیتا ہوں باضابطہ یہاں ہاؤس سے لیکن یہ چیزیں روایات ہوتی ہیں، روایات تھیں لیکن بد قسمتی سے دو مہینے بعد اگر ہم آپ کو یہاں پہ مبارک باد دیتے ہیں، تو مقصد یہ ہوا کہ ہمیں ان ہاؤسز کی جس طرح ہمارے ساتھیوں نے، فرینڈز نے، Colleagues نے بات کی، اس ہاؤس کی توقیر اگر ہم نہیں بڑھائیں گے تو پھر کون بڑھائے گا؟ ہم سیشن نہیں کریں گے تو پھر کیسے ہو گا؟ تو اس لحاظ سے میں بات یہ کرنا چاہ رہا تھا کہ یہاں KPK کے لوگ بڑے سمجھدار ہیں، انہوں نے ووٹ تو آپ کو دے دیا، مینڈیٹ تو آپ کو دے دیا لیکن ایک بات سی ایم صاحب نے یہاں پہ سپیچ کر کے کھڑے ہو کر، اپنے تمام ممبران کو کھڑے ہو کر، پھر آپ کے جتنے بھی سپورٹرز تھے، ان کو بھی کھڑے ہو کر وعدہ لیا، قسم کروائی کہ ہم کوئی Illegal transfer نہیں کریں گے، ہم کوئی رشوت نہیں لیں گے، رشوت کے خلاف جنگ ہو گی، آپ مجھے بتادیں کہ کیا ان دو مہینے میں اس صوبے میں بالکل رشوت ختم ہو گئی، ان دو مہینوں میں کوئی Illegal transfer نہیں ہوئی، پوسٹنگ نہیں ہوئی، یہ سب چیزیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ جہان یوسف صاحب، آپ بجٹ پہ آئیں ناں، ان باتوں کے لئے ابھی ٹائم پڑا ہے۔

سردار شاہجہاں یوسف: اس میں سب چیزیں، بجٹ پہ ہی بات کر رہا ہوں۔ جناب سپیکر، یہاں پہ بات ایجوکیشن کی ہوتی ہے تو ایجوکیشن میں، بجٹ کے حوالے سے میں اگر بات کروں تو ہمارے صوبے میں پرائمری جو ایجوکیشن ہے، وہ Eighty one percent، پھر اس سے اوپر آپ آ جائیں تو مڈل ایجوکیشن دس پرسنٹ، پھر چھ پرسنٹ ہائی سکول، پھر ہائر سیکنڈری میں ہمارے Only two percent، اگر آپ اس چیز کو دیکھیں کہ ہم کتنے کامیاب ہوئے؟ آپ کا تو Slogan تھا تبدیلی کا، تو تبدیلی کے اگر Slogan کی اگر بات کریں تو تبدیلی میں ایجوکیشن اور ہیلتھ کو آپ نے Priority دی تھی، آپ Priority کی اس پہ بات کر رہے تھے تو دس سال Basic education جو ہے وہ دس سال کی ہوتی ہے، دس سال میں ایجوکیشن کا Concept ہی دس بارہ سال کا ہے، A level یا O level، وہ اس کے بعد تو ایجوکیشن پھر Profession کی طرف چلی جاتی ہے، لیکن ہم آج پچھتر سال کے بعد اس صوبے میں بیٹھ کر ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم Two percent ہائر سیکنڈری سکول میں لوگوں کو بھیج رہے ہیں۔ یہ

ہمارے لئے بد قسمتی ہے، پھر اس کے ساتھ ہیلتھ کی بات کی، ہیلتھ کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ ایک سوانسٹھ (159) بلین ہم ہیلتھ میں اس Book میں، اس بجٹ میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم دے رہے ہیں، دے رہے ہیں یا حکومت دے رہی ہے، چھبیس (26) بلین ہیلتھ کارڈ میں دیا جارہا ہے، تو اگر ایک سو انسٹھ (159) بلین جو ہے، وہ انفراسٹرکچر جو بنا ہوا ہے ہیلتھ کا، نیشنل ہیلتھ کا، پراونشل ہیلتھ کا، تو اگر اس میں وہ دیا جارہا ہے Twenty six billion آپ کس کو دے رہے ہیں، آپ کے ادارے کیا کر رہے ہیں؟ اگر آپ اداروں کو Boost کریں، اداروں کو بنائیں، آپ کے جو آر ایچ سیز ہیں، آپ کے بی ایچ یوز ہیں، وہاں پہ ڈاکٹرز موجود نہیں، وہاں پہ آپ کی سہولیات بالکل نہیں ہیں، ڈسپنسریاں نہیں ہیں، تو یہ چیزیں اگر نہیں ہیں تو ان کو اگر آپ ہیلتھ کارڈ، اچھی بات ہے لیکن آپ باقی ممالک سے جہاں جہاں پہ بھی اگر ہیلتھ کارڈز چلتے ہیں، آپ دیکھ لیں، ان کے ساتھ مل کر کہ وہاں ہیلتھ کارڈ کے ساتھ ساتھ ان اداروں کو بھی In tact کرنا ہے، یا تو ان اداروں کو بیچ دیں کہ آپ Hundred fifty nine rupees آپ نہیں دیں گے، آپ سب کو Privatize کر دیں، Insure کر دیں، Insurance دے دیں تو پھر آپ کا یہ بہتر ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے جناب سپیکر، تقریباً ہمارے صوبے میں، کیونکہ یہ Lying budget کی Proposal ہو سکتی ہے، اگلے بجٹ میں تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن یہ اٹھارہ لاکھ نوے ہزار ایسے لوگ ہیں جو Sixty five سے Above ہیں، اس سے پہلے ہمارا ایک Competition تھا، آپ کو بھی اور ہمیں بھی دو چیزوں پہ بڑا زور ہوتا تھا، میں ایم پی اے بنا اور مجھے سب سے زیادہ جو سب سے زیادہ جو باتیں یہ ہوتی ہیں کہ Transfers / Postings and the employment، یہ سب چیزیں ہمیں اگر دیکھنی ہیں تو Employment کو، لوگ کس لئے سرکاری نوکریوں کے پیچھے بھاگتے ہیں کہ کل ان کی پنشن ہو جاتی ہے، سیکورٹی ہو جاتی ہے، تو کیوں نہیں ہو اٹھارہ لاکھ نوے ہزار جو لوگ ہیں Sixty five سے Above ہیں، ان کے لئے یہ صوبہ پنشن کا بندوبست کرے کہ ان کو پینشن مل جائے۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہجان یوسف صاحب، Sum up کریں Kindly، ٹائم زیادہ ہوگیا ہے۔

جناب شاہجہان یوسف: I will sum up, Sir. آپ کی بات میں زیادہ سے زیادہ بات نہیں کروں گا، کچھ اور چیزیں ہیں، کچھ باتیں کرنی تھیں لیکن میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر آپ کو اس سیٹ پہ بیٹھنے کی مبارک باد بھی ایک دفعہ پھر دیتا ہوں، آپ کا اور میرا ڈسٹرکٹ بھی ایک ہے اور میں اس حوالے

سے بار بار Repeat نہیں کرنا چاہتا لیکن میری خواہش یہ ہوگی جناب والا، کہ ہزارہ ڈویژن میں اور خصوصاً بجلی کے Net Hydel Profit کی جو بات کی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ہزارہ ڈویژن نے بڑی قربانیاں دیں، تربیلا ڈیم بنایا، بھاشا ڈیم بن رہا ہے، بھاشا دیامر اور داسو ڈیم بن رہا ہے، سوکھی کناری ڈیم بن گیا ہے، ابھی وہ Generation شروع کرے گا، تو یہ تمام جو منصوبے ہیں، اس کے جو پراجیکٹس ہیں، ان کا جتنا بھی Net Hydel Profit ہے، اس میں اس Region کا حصہ ہونا چاہیئے، ان کو، وہاں کے لوگوں کو سہولت ملنی چاہیئے، لوگوں نے اپنے گھروں کی قربانیاں دیں، اپنے قبرستان کی قربانیاں دیں، اپنی جو میں سمجھتا ہوں Legacy کی قربانی دی ہے، تو وہ پاکستان کے لئے، پاکستان کو روشن کرنے کے لئے تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان لوگوں کا حق ہے۔ میں جناب سپیکر، باتیں تو بہت کرنے کی تھیں لیکن آپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں، ایک دفعہ پھر ان شاء اللہ آئندہ موقع ملے گا پھر باتیں ہوتی رہیں گی۔ بہت مہربانی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بہت شکریہ جی۔ اب ادھر سے بھی کوئی لے لیں ناں کہ نہیں؟ ادھر سے Continue کریں، فی الحال ادھر سے لے لیتے ہیں، میرا خیال ہے ادھر سے لے لیتے ہیں۔ ملک لیاقت۔

<u>جناب لیاقت علی خان (معاون خصوصی بہبود آبادی)</u>: کل کرونگا۔

<u>جناب سپیکر</u>: کل کریں گے؟ اچھا۔ جناب ہمایون خان۔

<u>جناب ہمایون خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اچھا بہت اچھی بحث چل رہی ہے بجٹ پہ، میری ایک ریکویسٹ ہے، اپوزیشن ہے بھی نہیں، مگر ہمارے سارے بھائی ہیں کہ آخر تک آپ بھی بیٹھا کریں کیونکہ ایک دوسرے کو سنیں بھی، بلکہ جب بھی آپ تقریریں کرتے ہیں تو لوگ پھر بس نکلتے ہیں اور ہم آپس میں، تو ایک تو ہماری اپوزیشن ہے بھی نہیں، اور اگر ہے بھی، وہ بھی جس طریقے سے آئی ہے، تو ہم چاہتے ہیں کہ اس بجٹ سیشن میں ہم جو بات کر رہے ہیں، میرے خیال میں احمد کنڈی صاحب نے اور شاہ جہان صاحب نے، ساروں نے جو بات کی ہے، تو ہم ایک دوسرے ساتھ ڈیبیٹ بھی کر سکتے ہیں اس پہ اور تعاون بھی کر سکتے ہیں، اگر ہم اس صوبے کے حالات کو دیکھ کر تو پورے پاکستان میں تمام پارٹیوں کی نمائندگی موجود ہے، سندھ میں بھی آپ کی پارٹی کی ہے، پنجاب میں مسلم لیگ نون کی ہے، امیر مقام صاحب کے بھائی ادھر ہمارے ساتھ ہیں، ان کی بھی مرکز میں حکومت ہے، آپ کی بھی اس میں شامل ہے کہ صوبے میں اگر آپ نہیں بھی ہیں، ہم بھی آپ کو مانتے ہیں کہ ہم آپس میں بھائی بھائی ہیں، اس صوبے کی جو اے جی این قاضی فارمولا کے تحت CCI اور یا NFC میں جتنی بھی ہماری پہلے سے اور جو تقسیم ہوئی ہے اور

جس پہ آپ کریڈٹ لے رہے ہیں، بالکل ہم آپ کی مانتے ہیں مگر اسی پہ اب عمل ہونا چاہیئے کہ ابھی تک جتنے بھی ہمارے بقایاجات ہیں فیڈرل کے ساتھ، سارے اکٹھے مل کر اسلام آباد ہمیں بلاتے ہیں، بالکل ہم تیار ہیں، آئیں گے، مل بیٹھ کر ادھر بلاتے ہیں، ہم اپوزیشن اور آپ آپس میں اکٹھے بیٹھ کر کہ اس صوبے کا پہلے تو حق تو لے لیں کیونکہ کہ یہ صوبہ آپ کا اور ہمارا ایک ہے کیونکہ اس صوبے کے جو مسائل ہیں، خواہ دہشتگردی ہو، امن وامان ہو، بڑے بڑے مسائل ہوں، ہمارے ساتھ ہوں آپ کے ساتھ ہوں، کبھی آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی، کبھی ہمارے ساتھ ہوئی ہو گی مگر اس صوبے کے حالات تھوڑے الگ سے ہیں، وہ اس طرح ہے جی کہ ہمارا سارا بارڈر جو ہے یہ آپ کے ایکس فاٹا Merged districts اور چترال سے لے کر جنوبی وزیرستان تک، یہ افغانستان کے ساتھ یہ جو ہمارا بیلٹ ہے، یہ سارے لوگ جو ہیں، ایک بہت بڑی جنگ سے ہمارا سامنا ہے۔ رات کو میں سن رہا تھا کہ اب بھی ہماری فیڈرل حکومت ہم اسی طرح پہلے کی طرح جنگ میں ہمیں پھنسا رہے ہیں کہ امریکہ کے ساتھ War on terror میں ایک اور Agreement کر رہے ہیں، انہی چند پیسوں کے لئے، آئی ایم ایف سے، ورلڈ بینک سے، جتنے بھی ادارے ہیں تو اس کے لئے ہماری ایک آپ سے ریکویسٹ ہے کہ خدا کے لئے ادھر اس طرح Agreement کیا کریں مسلم لیگ اور آپ آپس میں ایک ہی ہیں کہ ہمارے صوبے میں وہ کوئی غلط اس کے اثرات، پھر وہ 2010,2011,2012، جتنے بھی، پچاسی (85) ہزار لوگ ہمارے شہید ہو گئے ہیں، ہماری ہر مسجد میں دھماکے ہوتے تھے، ہمارے دور میں پھر وہ چیز رک گئی تھی 2013 کے بعد، 2018 کے بعد، آپ کو خود بھی پتہ ہے، تو اس پہ ہم ان شاء اللہ ڈیبیٹ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ابھی بجٹ کی طرف آتے ہیں،، بجٹ میں بھی آپ نے اچھی تجاویز دے دیں کہ بھئی جو غیر قانونی کام ہے اس کو ہم نہیں پاس نہیں کرنے دیں گے یا وہ غلط کو غلط کہیں گے، اچھا آئین میں ہماری جو اٹھارہویں ترمیم کے بعد آئین جو لکھا ہے کہ بھائی نوے (90) دن کے جو بھی 'نگران سیٹ اپ' ہو حالانکہ 'نگران سیٹ اپ' کا یہ تصور کوئی پوری دنیا میں نہیں ہے، یہ اس لئے تھی کہ ہمارے اوپر اور ہماری جمہوریت کے کچھ مسئلے تھے، تو نوے (90) دن کے لئے 'نگران سیٹ اپ' ہونا چاہیئے۔ ڈاکٹر عباد صاحب، تھوڑا ہمیں بھی، 'نگران سیٹ اپ' کا مطلب یہ تھا کہ منصفانہ اس طرح کے لوگ آجائیں کہ غیر جانبدار ہوں اور اس ملک میں اس طرح الیکشن ہو جائے کہ وہ آئین اور قانون کی پابندی کریں، ہم ساتھ آمنے سامنے ہیں، جو نوے دن اس کی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے مگر اس کا جو مینڈیٹ تھا یا جو اس کا کام تھا، الیکشن کرنا، میرے خیال میں وہ بالکل نہ کر سکے،

جو اس کو کام نہیں کرنا تھا اس نے وہی کام کر دیا، اس پہ بھی ہم تیار ہیں کہ آپس میں بیٹھ کر ایک فیڈرل لیول پہ اور صوبائی لیول پہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ بات کرتے ہیں۔ اچھا جی پھر نوے دن کے بعد جو بھی ادھر Set up ہے، خواہ مشیر ہے، وزیر ہے، جتنی بھی ہماری کیبنٹ ہے، سی ایم صاحب جو بھی سابق تھے، آپ میں سے کوئی بھی اس میں نہیں شامل، اس کی بھی میری یہ تجویز ہے سپیکر صاحب، کہ انہوں نے جتنی بھی تنخواہیں لی ہیں، مراعات لی ہیں، گاڑیاں استعمال کی ہیں، ان کا حساب کتاب کیا جائے کیونکہ وہ بھی ہمارے خزانے سے پیسے گئے ہیں، ان لوگوں نے کیا کام کیا ہے؟ بس صرف تبدیلیاں کی ہیں اور جو جو بھی کام کیا ہے، اس پہ ڈیٹیل میں نہیں جانا چاہتے، ان کو میری ایک تجویز یہ ہے کہ اس کی انکوائری ہونی چاہیئے اور پبلک اکاؤنٹس کمیٹی میں اس کی وہ تفصیل جاننی چاہیئے کہ انہوں نے کیا کیا ہے؟ دوسری بات، جو ہمارے بجٹ میں جس طرح Routine میں ہوتا رہتا ہے کہ ہماری ترقیاتی سکیموں کے لئے جو Provision ہوتی ہے اور پھر اس میں غیر مناسب طریقے سے جو ریلیز ز ہوتی ہیں، جس طرح لائق محمد خان صاحب نے کہا تھا کل، کہ گیارہ ارب روپے کی کرپشن ہوئی ہے، وہ کس طرح ہوئی ہے؟ وہ اس نگران بلکہ غیر قانونی حکومت کے دور میں اس طرح ہوئی تھی کہ ادھر فنانس میں اور پی اینڈ ڈی میں جتنے بھی لوگ بیٹھے تھے، جو بھی ہمارے سیکرٹریز تھے، جو بھی تھے اور ابھی ادھر بھی ہیں، انہوں نے جس طرح ریلیز ز میں اور Punching جو ہوتی تھی وہ فنانس میں اس میں جتنی بھی کرپشن کی ہے، تین چار ارب روپے کی کرپشن ہے اور غیر قانونی گیارہ ارب روپے کی تو انہوں نے غلط طریقے سے اس کی Disbursement کی ہے، اس میں ہم حساب کتاب لینا چاہتے ہیں کہ ان کا حساب دیا جائے کیونکہ اگر ہم فیڈرل سے کچھ پیسے لیتے ہیں تو ہماری آبادی اور غربت کے حساب سے ملتے ہیں۔ اچھا، اگر اس صوبے میں ہم پھر فنڈز کی تقسیم کرتے ہیں تو اس فنڈ کی تقسیم بھی اس طرح ہونی چاہیئے کہ جہاں پر جتنی بھی غربت ہو یا جتنی بھی اس کی ضرورت ہو، اسی کے مطابق ہو۔ اسی طرح یہ شانگلہ میں بھی ہمارے ووٹرز ہیں، ڈی آئی خان میں بھی ہمارے ووٹرز ہیں، جیتے ہیں، ادھر بھی ہمارے ووٹرز ہیں، اگر آپ کا ایک منصوبہ چالو رہے تو ٹھیک ہے کیونکہ ہم اس صوبے میں ہمارے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے، ہر ایک گھر میں ہمارا ووٹر ہے، ہم چاہتے ہیں کہ جو غیر قانونی کام، یہ دوسری دفعہ یا تیسری دفعہ جتنے بھی (کام) 'نگران سیٹ اپ' میں، جو غیر قانونی تھا، نگران نہیں تھا بلکہ غیر قانونی تھا، اس کا حساب کتاب کیا جائے کہ بھئی اس پہ ہمیں اس طرح ہونا چاہیئے کہ جو غلط فنڈز کی تقسیم ہوئی ہے، مثلاً ایک سکیم کے ایک ارب روپے اے ڈی پی میں تو

تھے، سکیم کا نام بھی تھا، اس میں دس کروڑ روپے ان کی Provision تھی کہ اس کو پچاس کروڑ روپے دیئے گئے ہیں اور اس کو پیسوں پہ دیئے گئے ہیں، ٹھیکیداروں سے رشوت لے کر، اس کا حساب کتاب ہونا چاہیئے اور کدھر گئے ہیں، کس حلقے میں گئے ہیں، کس ضلع میں گئے ہیں؟ تو Kindly اس میں پھر اس طرح اس کا حساب کتاب برابر کرنا ہوگا۔ باقی ہمارے بھائی نے میرے خیال میں ابھی کہا کہ صحت انصاف کارڈ کی بجائے اگر ہم بی ایچ یوز اور آر ایچ سیز کو کر دیں تو میرے خیال میں اگر ہم اس صوبے میں پانچ سو ہسپتال نئے بناتے ہیں تو اس پہ میرے خیال میں پانچ ارب روپے سے ہم پچاس ارب روپے سے یا پانچ سو ارب روپے سے ہم ہسپتال نہیں بنا سکتے، ہم نے ایک صحت کارڈ کی وجہ سے ہمارے تقریباً چار پانچ سو پرائیویٹ ہاسپیٹلز لوگوں کے لئے وہ اس طرح بنے کہ یہ سرکاری ہسپتال ہے کیونکہ ایک بھی پیسہ کسی کی جیب سے نہیں گیا ہے، ان کی Dialysis بھی ہوئے ہیں، ان کی Deliveries بھی ہوئے ہیں، ان کے Heart operations بھی ہوئے ہیں، تو یہ ہم نے کوئی بھی بی ایچ یو کو بند نہیں کیا، ہم نے کسی بھی وہ اس کو بند نہیں کیا مگر ہم چاہتے ہیں کہ جو بھی ہم آگے جائیں، اچھا اور جی، ہماری۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ہمایون خان، Sum up کریں جی۔

<u>جناب ہمایون خان</u>: نہیں نہیں، میں بجٹ پہ آتا ہوں جی۔ اچھا، یہ ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں ایک مسئلہ پیش آیا ہے، بڑا مسئلہ ہے اور وہ ہے ٹیکس کی وجہ سے، اور ٹیکس کا بڑا مسئلہ جو ہے، وہ 30 جون کے بعد میرے خیال میں ملاکنڈ ڈویژن میں ٹیکس نافذ ہوگا، تو فیڈرل میں ہمارے جتنے ساتھی ہیں اور ان کی جہاں پہ حکومت ہے، ہم ان کو یہی کہنا چاہتے ہیں کہ ملاکنڈ ڈویژن کیوں ہم چاہتے ہیں کہ وہ ٹیکس فری زون ہو؟ ملاکنڈ ڈویژن اس لئے ٹیکس فری زون ہونا چاہیئے کیونکہ وہاں پہ ہماری جو سابق سٹیٹس تھیں، سوات کی بھی الگ ریاست تھی، دیر کی بھی الگ ریاست تھی، چترال کی بھی الگ ریاست تھی اور وہ 1947 میں نہیں بنیں، پاکستان میں، وہ 1960 میں اور 1968 میں پاکستان کے ساتھ شامل ہوئی ہیں، تو ان کو جو ہمارے 1973 کے آئین میں جتنی بھی ہمیں رعایت تھی، وہ کم از کم ہمیں ایک سو سال تک 2060-2068 تک ہونی چاہیئے کیونکہ ہم پر جتنا بھی گزرا ہے، ہمارے جتنے IDPS بنے ہیں، ہمارے جو ہیلتھ کا سسٹم ہے، ہماری Poverty line ہے، ہمارے جو War on terror میں 2005 سے یا 2008 سے یا جتنے بھی ہمارے وہ نقصانات ہوئے ہیں، Infrastructure کے ہوئے ہیں، ہمارے کاروبار کے ہوئے ہیں، ہم Displaced ہوئے ہیں، بالکل ہمارے جو جنوبی اضلاع کے لوگ ہیں

وہ بھی Displaced ہوئے ہیں، ہم وہی چاہتے ہیں کہ ان ساروں کے ساتھ ہم مل بیٹھ کر ہمارے ملاکنڈ ڈویژن میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب ہمایون خان: اس کا نفاذ ہے، ایک منٹ، سر، دو منٹ، میں بجٹ پہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔

جناب ہمایون خان: ایک منٹ جی، تو ہم چاہتے ہیں کہ اس کے لئے ہم سب ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کریں اور غلط کام کی ایک دوسرے کو نشاندہی بھی کر لیں۔ اچھا جی، پھر ہماری ایک آخری نگران سیٹ اپ میں جو ہماری Disbursement ہوئی ہے تو خاص کر ہمارا ایک اہم شعبہ تھا PTDC (Pakistan Tourism Development Corporation) جو پھر اٹھارہویں ترمیم کے بعد صوبے کے پاس آگیا اور پھر ہم چاہتے تھے کہ اس کو Open auction کے تحت پرائیویٹ سیکٹر میں PPP mode پہ یا کسی اس میں جائیں اس 'نگران سیٹ اپ' کی آخری کیبنٹ میٹنگ میں غیر قانونی طور پر ہمارے KP Tourism department کو کس کو دیا گیا ہے؟ اس کا کنٹریکٹ تیس سال سال کی لیز پھر کس کو دی گئی ہے؟ ذرا اس پہ بات، کیونکہ وہ ہمارے بجٹ کا حصہ ہوتا ہے، اس میں ہم بات کرنا چاہتے ہیں کہ خدا کے لئے اس طرح غیر قانونی جتنے بھی Agreements ہوئے ہیں، مائنز/ منرلز میں ہوئے ہوں، خواہ ٹورازم پہ ہوئے ہوں، ان کو واپس کیا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے ہماری آمدنی تو ختم ہو گئی۔ وہ پرائیویٹ لوگوں کو اس کی آمدن جائے گی اور ہم ٹورازم کی جتنی بھی ہماری آمدن تھی اس سے محروم ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی بہت شکریہ، تھینک یو، ٹائم زیادہ ہو گیا۔ پھر یہ سارے Cover up نہیں ہوں گے۔ شفیع اللہ خان، آپ نے کل بات کر لی تھی ناں، نہیں سر، دیکھیں پھر ابھی پھر وہ جو دوسرا Round لگاؤں گا اس میں پھر، جناب رنگیز خان، ذرا مجھے Round لگانے دیں ناں، پھر Round لگا کر ادھر آتے ہیں۔

جناب رنگیز احمد: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں احمد کنڈی صاحب کی سپیچ کو میں Appreciate کرتا ہوں، انہوں نے اگر تنقید بھی کی تو بڑے Mature طریقے سے کی، لیکن ان کے جو پارٹی لیڈران ہیں تو پچھلے ڈیڑھ دو سال سے ان چوبیس (24) کروڑ عوام کو جنہوں نے یرغمال بنایا ہوا ہے، یہاں توڑ پھوڑ کی، تشدد کیا اور جتنے بھی غیر قانونی غیر آئینی کام ہوئے، ان

سب کو انہوں نے سپورٹ کیا اور اب بھی کر رہے ہیں اور کل جو اپوزیشن لیڈر صاحب نے ہمارے سی ایم صاحب کو قبضہ مافیا کا نام دیا تو یہاں جتنے بھی دس بارہ سیٹیں ہماری فارم سینتالیس کے جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں، اصل قبضہ مافیا وہ ہیں، انہوں نے ہماری سیٹوں پہ قبضہ کیا ہوا ہے (تالیاں) مرکز کے اندر جو حکومت ہے تو جتنا بھی ہمارے مینڈیٹ کو انہوں نے چوری کیا تو ان کی حکومت نہیں بنتی اور پی ٹی آئی کی حکومت بنی تھی، ان کا وزیر اعظم جعلی ہے، وزراء جعلی ہیں، ان کے ایم پی ایز / ایم این ایز جعلی ہیں، تینوں صوبوں کی حکومتیں ان کی جعلی ہیں، تو اس کے نتیجے میں چاروں گورنر بھی جعلی ہیں، ان کے نو منتخب جو سینیٹرز ہیں اور جن جعلی ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں، وہ بھی جعلی ہیں اور چیئرمین سینیٹ بھی جعلی ہیں اور ہماری بہن نے یہاں جو بجٹ کا پی پھاڑ کر پھینک دی ہے تو ان کو بھی میں بتاتا چلوں، اگر ہماری یہ دس بارہ سیٹیں نہ چھینی جاتیں تو Reserved seat پہ وہ بھی یہاں نہ آتیں، تو ان کی سیٹ بھی جعلی ہے۔ (تالیاں) یہ بھی قبضہ مافیا کے زمرے میں آتی ہیں، تو قبضہ مافیا ہم نہیں ہیں قبضہ مافیا وہی ہے جو ڈیڑھ دو سال سے غیر آئینی، غیر قانونی طور پہ اور الیکشن کے بعد آپ ہمارے مینڈیٹ کو چوری کر کے بیٹھے ہوئے ہیں تو پورے ملک کے اندر ان کا قبضہ ہے اور زبردستی قبضہ کیا ہوا ہے۔ رہی بجٹ کی بات تو ہم خوش دلی سے یہ بجٹ ہم پاس نہیں کر رہے، یہ جو غیر آئینی حکومت تھی، غیر قانونی حکومت تھی اور جس طرح یہاں پہ Caretaker تھے تو ان کو یاد ہو گا کہ اس وقت بھی جتنے بھی فنڈز ریلیز ہوئے، ترقیاتی فنڈز، حالانکہ ان کو یہ اختیار نہیں تھا لیکن انہوں نے پھر بھی فنڈز ریلز کیا اور ایک ایک آدمی سے پوچھ لیں جن کو ریلیز ہوا ہے، سات سے دس فیصد تک کمیشن لیا گیا اس پہ، ایک کام غیر قانونی تھا، اوپر سے کمیشن لیا گیا ہے تو ان کا بھی احتساب ہونا چاہیئے، ہم وہ بجٹ پاس کر رہے ہیں جو غیر آئینی غیر قانونی حکومت تھی اور جنہوں نے کرپشن کی اور وہ Caretaker government نہیں تھی جناب سپیکر، ٹی وی پروگرام میں بیٹھ کر ان کے لیڈران خود کہتے تھے کہ آپ کے اتنے وزراء ہیں، ہمارے اتنے وزراء ہیں، ان پہ یہ جھگڑتے تھے کہ آپ کے اٹھارہ وزراء ہیں، ہمارے تین ہیں، ہمارے دو ہیں، تو وہ Caretaker نہیں تھے، وہ بھی پی ڈی ایم کی حکومت تھی، تو جتنے بھی انہوں نے اقدامات کئے ہیں، غیر آئینی، غیر قانونی، وہ پی ڈی ایم والے تھے، وہ کوئی Neutral لوگ نہیں تھے، تو یہ سارا ملبہ ابھی اس حکومت پہ گر رہا ہے۔ جو قانونی نکات انہوں نے اٹھائے ہیں، میں Appreciate کرتا ہوں، ہماری Legal team ان کو دیکھے گی لیکن یہ بجٹ ہم خوش دلی سے

پاس نہیں کر رہے ہیں، جو قانون ہمیں کہتا ہے، ہم وہی کام کریں گے، اس لئے ہماری قانونی مجبوری ہے کہ ہم اس بجٹ کو پاس کریں۔ بہت بہت شکریہ جی، السلام علیکم۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ جناب محمد اسرار خان۔

جناب محمد اسرار: شکریہ جناب سپیکر، سب سے پہلے چونکہ یہ میری پہلی سپیچ ہے، اپنے اللہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اپنے مرد مجاہد، اپنے لیڈر عمران خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حلقے کے ان عوام کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس سخت وقت میں اپنے لیڈر عمران خان کو پیچھے نہیں چھوڑا، ان کا ساتھ دیا اور ہمیں اس ریزلٹ نے یہاں بھیجا ہے۔ میں زیادہ تر بجٹ پہ اور اپنے حلقے کے مسائل پہ بات کروں گا، صرف ایک دو باتیں جو اپوزیشن کے ممبران صاحبان بات چیت کی بات کر رہے ہیں To the best of my knowledge جتنا مجھے پتہ ہے، جیسے ہی الیکشنز ہوئے ہیں تو وزیر اعظم صاحب کے پاس میرے خیال سے ہمارے سی ایم صاحب گئے ہیں، جس طرح ہر صوبے کے وزیر اعلیٰ صاحب گئے ہوئے ہیں وہاں پر لیکن ہمارے جانے کو وہاں پر بات چیت کی صورت میں نہیں لیا گیا، صرف فوٹو سیشن کی حد تک اور ایک مذاق کی حد تک لیا گیا کہ وہاں کے وزیر اعلیٰ کو ہم نے یہاں پر بیٹھا دیا ہے، یہاں پر آئے ہوئے ہیں، تو یہ زبانی جمع خرچ نہ کیا جائے صرف کہ بات چیت سے بات حل کی جائے، اگر کوئی کہتا ہے کہ ہم مزاحمت کی اور نفرت کی سیاست نہیں کرتے تو اس پہ پھر کردار بھی ہونا چاہیئے، اس طریقے سے یہاں پر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ ابھی بھی صحت کارڈ پہ بات کی جاتی ہے، صحت کارڈ پہ اگر Ten percent / five percent ہم اس کی کرپشن کی بات کریں تو Ninety to ninety five percent ہم اس چیز کی بات کریں کہ جو ہم اپنے عوام کو، ان لوگوں کو جن کی بیٹی مر رہی ہو، جو ریڑھ لگا کر اس بیچارے کے پاس دو ہزار روپے ہوتا ہے دن کا اور وہ دس لاکھ روپے لگا رہا ہوتا ہے، یہ اپنی بیٹی اپنے بیٹے کو مرتے ہوئے دیکھتا ہے، کہ جب وہ دس لاکھ روپے لگا رہا ہوتا ہے، یہ اس کو پتہ چلتا ہے کہ صحت کارڈ کی کتنی Value ہے؟ اور مجھے میرے لیڈر نے میرے لئے کتنا ریلیف رکھا ہوا ہے؟ جو ہماری طرح دو تین تین گاڑیوں میں پھر رہے ہیں اس کو صحت کارڈ کا پتہ نہیں چل رہا۔ جہاں تک بی آر ٹی کی بات کر رہے ہیں، بی آر ٹی کا ان لوگوں سے پوچھا جائے، جب وہ یہاں سے باڑہ کی بسوں پر چڑھ کر یہاں جب اترتے تھے تو ان کو یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ میں نے تین دن پہلے کا سوٹ پہنا ہوا ہے یا آج یہ میں نے استری کر کے آج پہنا ہوا ہے؟ یہ ان کو پتہ چلتا ہے جو لینڈ کروزروں پہ بیٹھ کر ادھر ادھر جا رہے ہوتے ہیں، ان کو بی آر ٹی کی Value کا پتہ نہیں ہے، بہر حال، اور حساب کی

جہاں تک بات ہے، نو سالوں کا حساب دیا جائے تو کے پی بلکہ پورا پاکستان ووٹ کی صورت میں حساب کر چکا ہے لیکن اگر کوئی تسلیم بھی کرے، آج (تالیاں) وہ تسلیم بھی تو کرے، اگر ایک بندہ حساب مانگ رہا ہے تو وہ تسلیم کرے اس حساب کو اور اگر نہیں تسلیم کر رہے ہیں تو پھر یہ چیخیں نہ ماری جائیں کہ آئیں اور بیٹھ کر بات کرتے ہیں اور صوبے کو چلاتے ہیں، اس طرح نہیں چلا جاتا، اس طرح کی باتیں وہ کرتے ہیں جن کی صرف اتنی Worth ہوتی ہے کہ بیٹھ کر ان باتوں کا، مسئلہ کا حل نکالا جائے، نفرت کی سیاست کیسے نہیں کرتے؟ مجھے یہ سمجھائیں، آج عمران خان اس کو جیل میں ڈالا گیا صرف اس لئے کہ عوام اس کو ووٹ دے رہے ہیں، تو نفرت کی سیاست کیسے ختم ہو گی؟ اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ عمران خان جو اس ملک کا غرور ہے، کوئی اپنے غروروں کا یوں سر نہیں جھکاتے اور اگر جھکانے کی کوشش کریں گے تو پھر آج یہ اس کا ریزلٹ ہے کہ فارم پینتالیس میں جیت نہیں سکتے، پھر سینتالیس میں جتانا ہو گا۔ Anyhow میں بجٹ پہ آتا ہوں۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اسرار خان، بجٹ۔

<u>جناب محمد اسرار</u>: پلیز پلیز، فاٹا، چونکہ ہمارا First tenure سمجھیں اس لئے ہے کہ پچھلے جو بھی بیچ میں آئے انہوں نے فاٹا کی رہنمائی نہیں کی۔ میرے خیال سے بجٹ سے ہم متفق ہیں، جس کا بھی ہو، جیسے بھی ہو کیونکہ صوبے کو چلانا ہے اور ہم اپنی گورنمنٹ کے ساتھ ہیں، بجٹ کے ساتھ صرف فاٹا کے لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ چونکہ صرف صوبے کے ساتھ ہمیں نہیں ڈالا گیا، ہمیں Scattered کیا گیا ہے، کچھ چیزیں ہمارے وفاق کے ساتھ ہیں، کچھ چیزیں ہماری اور صوبوں کے ساتھ ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں:

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی

اس لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ این ایف سی ایوارڈ میں ہمارے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، KP کے علاوہ کوئی صوبہ این ایف سی ایوارڈ کے ہمارے پیسے نہیں دے رہے، کوئی ہم بھیک مانگ رہے ہیں اس سے، اگر نہیں دے رہے تو اس کے حساب کتاب کی کوئی جگہ تو ہونی چاہیئے۔ ہم یہاں پر جو فاٹا کے جتنے ممبرز بیٹھے ہوئے ہیں، ہم ان کو ساتھ لے کر آپ سے سپیکر صاحب، ریکویسٹ کرتے ہیں، سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ جا کر ہر صوبے کے وزیر اعلیٰ کو یہ کہا جائے کہ ہمارا یہ این ایف سی ایوارڈ ہمیں دیا جائے، اگر نہیں دیتے تو ہر اسمبلی کے باہر میں یہ فاٹا کے لوگوں کو جا کر ادھر بیٹھ جاؤں گا، این ایف سی

ایوارڈ کے لئے ریکویسٹ کرتے ہیں ہم۔اس کے علاوہ Regularization of employees all FATA employeesآج مجھے کہتے ہیں کے آپ کو ضم کیا گیا ہے، میرے سارے ڈیپارٹمنٹس کے جتنے بھیEmployeesہیں، ان کو Regularizeکیا گیا ہے، 2022میں اسمبلی نے بھی Regularizeکیا ہے،آج ان کو Notificationنہیں جاری ہو رہا۔آج اگر ہر ڈیپارٹمنٹ کے وہاں آپ لوگوں، لڑکوں کو دیکھیں تو مجھے حیاء آ جاتی ہے،ان سے مجھے شرم آ جاتی ہے کہ وہ پانچ پانچ چھ چھ سات سات مہینوں کی تنخواہیں نہیں لی ہوئیں اور بیٹھے ہوئے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم کس کے در پر جائیں؟ادھر ایجوکیشن میں ادھر ہیلتھ میں ہو وہ جس بھی ڈیپارٹمنٹ میں ہو، ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے جو Employeesہیں ان کو Regularizeکیا جائے Otherwise پھر یہ نہیں کہا جائے گا کہ فاٹا کے لوگ دھرنا دے رہے ہیں یا کوئی اس قسم کی جو ہے ناں مزاحمت کر رہے ہیں۔اس کے ساتھ جناب سپیکر، Request،Phase IV جو ہماری پولیسوں کو ضم کر رہے ہیں، جو ہماری لیویز اور خاصہ دار کو ضم کر رہے تھے پولیس میں Phase IVکے نام سے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>:اسرار خان۔

<u>جناب محمد اسرار</u>: سر، پلیز پلیز، جو Phase IVکے نام سے ہماری پولیس ہے، صرف میرے حلقے کی ایک سو ترسٹھ (163) پولیس ہے،آپ کو اگر میں آج بتاؤں،آج بھی فاٹا کے ڈی پی اوز کے دفتروں پہ تالے لگائے ہوئے ہیں،آج کے دن جب کسی کو حق نہیں ملے گا تو وہ لازمی،اور یہ سب سے زیادہ جو مشکلات ہیں وہ اس لئے ہیں کہ ہماری کچھ چیزیں یہ وہاں وفاق کے ساتھ لگی ہوئی ہیں، جس طرح میں اگر آپ کو اپنی الیکٹرسٹی کا بتاؤں، بجلی کا بتاؤں، میرے فاٹا کو دو گھنٹے کی بجلی دی جارہی ہے اور وہ بھی دو گھنٹے کی بھی اس طرح نہیں ہے کہ دو گھنٹے ایک علاقے پہ آ جائے گی بجلی، وہ اس طرح کرتے ہیں کہ اس فیڈر پہ لوڈ ہے تو دس دس منٹ کی بجلی آ رہی ہے، ریکویسٹ ہے، ہماری بجلی کے حوالے سے میں سی ایم صاحب سے ریکویسٹ کروں گا، آپ سے ریکویسٹ کروں گا، ہمارے لئے جس طرح ہمارا قبائل کا جرگہ ہوتا ہے، کوئی جرگہ بنا کر ہمیں وہاں بھیج دیجیئے اور اگر یہ کہتے ہیں کہ آپ لوگ بل نہیں دیتے تو اس کے لئے میں ان کو یہ کہتا ہوں کہ آج میرا فاٹا سو سال پیچھے چلا گیا ہے،آئیں حساب کرتے ہیں، وہاں کا ایک حجرہ، ایک مسجد، ایک سکول ٹھیک نہیں رہا ہے، ہر جگہ ہر چیز کو گرایا گیا ہے، لہذا دو گھنٹے کی بجلی پر ہمارے ساتھ حساب نہ کیا جائے اور اگر یہ دس دس، پندرہ پندرہ منٹ کی بجلی مجھے دیتے ہیں تو ریکویسٹ یہ ہے کہ اپنی تاریں وہاں سے سمیٹ کر

اس دس منٹ کی بجلی کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔ بارڈر ٹریڈنگ پہ Kindly آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ ہمارے لئے اس میں کچھ رکھا جائے، آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: Sum up کریں سر، اس پہ بعد میں باتیں ہوتی رہیں گی۔

جناب محمد اسرار: بارڈر جب کھلیں گے تو ان شاء اللہ آپ لوگوں کی بھی Revenue generate ہو گی اور انشاء اللہ ہمارے جو فاٹا کے بے روزگار لوگ ہیں، وہ بھی ان شاء اللہ آگے بڑھیں گے۔ باتیں اور بھی زیادہ ہیں لیکن ٹائم کی کمی کی وجہ سے میں اپنی سپیچ کو Windup کرتا ہوں، اینڈ میں ایک بات کرتا ہوں کہ عمران خان کے نام پہ ہمیں ووٹ دیا گیا ہے، اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ یہ ان کرسیوں کی لذتوں کو لے کر ہم یہاں بیٹھ کر اس کو بھول جائیں گے یا یہ کہیں گے کہ وہاں جیل میں تو باتیں ختم تو اس کے لئے میں کہتا ہوں کہ:

ے یہ تم کو کہہ دیا کس نے کہ بازی ہار بیٹھے ہیں
محبت میں لٹانے کو ابھی تو جان باقی ہے

تھینک یو۔

جناب سپیکر: ماشاء اللہ۔ جناب مینا خان صاحب

جناب مینا خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَ یَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَ احْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے میں اپنے قائد، اپنے لیڈر، قائد تحریک، قائد انقلاب عمران خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جن کی بدولت آج ہم اس ہاؤس کے ممبرز بنے، ایم پی ایز بنے، منسٹر بنے۔ سپیکر صاحب، بجٹ 24-2023 کے اوپر بحث جاری ہے اور Treasury benches and Opposition benches دونوں تقریباً ایک Page پہ ہیں کہ یہ جو بجٹ 24-2023 ہے، اس بجٹ کا اس اسمبلی سے یا اس ایوان اور اس ایوان کے اندر ممبران سے تعلق نہیں ہے، بالکل بجا فرما رہے ہیں اور اس کے اندر ذرا جھانکنے کی ضرورت ہے کہ جب آرٹیکل 126 کی بات کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ چار ماہ کے لئے ایک نگران حکومت اپنا بجٹ پیش کر سکتی ہے تو اس وقت وہ چار مہینے کی نگران حکومت 126 کے مطابق آٹھ ماہ اور اس سے زیادہ کیوں چلی، آیا اس وقت پاکستان تحریک انصاف کی حکومت برسر اقتدار تھی کہ جنہوں نے غیر آئینی طور پہ ان کو طول دیا، اس وقت جو فیڈرل کے

اندر حکومت تھی، انہوں نے اس چیز کو Condemn کیا یا اس کے لئے جواز بناتے رہے؟ اور CCL کے اندر اس موقع پہ کہ ان کا گزارا صوبائی حکومتوں پہ نہ رہا اور انہوں نے فیڈرل گورنمنٹ کو بھی طول دینے کی کوشش کی اور CCI کے اندر اس وقت Censes کا ایشو لائے کہ جب بالکل الیکشن عین موقع پہ ہونا تھا۔ اس سے ایک چیز ثابت ہوتی ہے جناب سپیکر، کہ الیکشن کو طول دینا اصل میں عمران خان کی مقبولیت سے خوف زدگی تھی لیکن ان کو پتہ نہیں تھا کہ جس 126 آرٹیکل، 126 کا یہ حوالہ دیتے ہیں تو ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ آئین کے اندر صرف آرٹیکل 126 نہیں ہے، آئین کے اندر Interim government کا سارا سٹرکچر بتایا گیا ہے کہ جب Interim government کے اندر بندر بانٹ ہو رہی تھی اور اس زاویئے پہ ہو رہی تھی کہ ٹی وی پہ بیٹھ کر ایک دوسرے کو کوس رہے ہوتے تھے کہ جی تین آپ کے ہیں تو چار میرے ہیں تو دو اس کے ہیں، اس وقت آئین کسی کو یاد نہیں رہا، کیوں؟ کیونکہ عمران خان کا ڈر تھا کہ عمران خان آ جائے گا۔ سر، جب Regime change ہوا تو Regime change کے بعد جو تحریک انصاف کے اوپر بیتی، اس وقت آئین پاکستان کسی کو یاد نہیں تھا، آئین پاکستان کی شق نمبر 7 سے شق 28 تک تمام کی تمام Fundamental rights کے اوپر ہیں۔ میں نے کسی پولیٹیکل پارٹی کے منہ سے نہیں سنا کہ Fundamental rights کی Violation ہو رہی ہے، آئین کا آرٹیکل 126 یاد آتا ہے، آئین کے باقی آرٹیکلز ان کو یاد آتے ہیں کہ آپ بجٹ کیوں پاس کر رہے ہیں؟ لیکن آئین کا Article 10A: Right of free trail یاد نہیں آتا، آئین کا آرٹیکل 16، Freedom of assembly یاد نہیں آتا کہ جب ہمارے لوگ، جب ہمارے لوگ احتجاج، احتجاج، جلسے کے لئے اکٹھے ہوتے تھے تو ان کو اجازت تک نہیں دی جاتی تھی۔ آئین کا آرٹیکل 17، Freedom of Association ان کو یاد نہیں آتا کہ جب اغواء برائے بیان لئے جاتے تھے تو میں نے کسی بھی پولیٹیکل پارٹی کے کسی بھی لیڈر سے نہیں سنا کہ یہ غلط ہو رہا ہے، ان کو آئین کا آرٹیکل 19 یاد نہیں آتا کہ Freedom of speech، تحریک انصاف کے اوپر 9 اپریل 2022 سے لے کر اور پھر 9 مئی 2023 کے Onward پابندیاں لگائی گئیں کہ آپ بول نہیں سکتے، قائد تحریک، امام انقلاب عمران خان کی سپیچ پہ ان کے نام تک پابندی لگائی گئی، تب آئین پاکستان کو یاد نہیں رہا، میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہم Democratic people ہیں، ہم ڈیموکریسی کے اوپر یقین رکھتے ہیں، ہم Students politics سے آئے ہیں، ہم وہ لوگ ہے جن کو عمران خان نے ڈیموکریسی سکھائی، الفاظ کی حد تک نہیں بلکہ کردار سے، آج اس ایوان

کا حصہ مینا خان ہے جو اس سے پہلے اس کے خاندان سے کوئی اس ایوان کے اندر نہیں آیا، نہ انہوں نے Politicsکی، This is democracy (تالیاں)آج اس سیٹ کے اوپر بیٹھنے والا وزیر اعلیٰ عمران خان کا رشتہ دار نہیں ہے،آج اس پارٹی کا چیئر مین عمران خان کا رشتہ دار نہیں ہے، This is democracyاس کو جمہوریت کہتے ہیں،اب الفاظ کی حد تک اگر آپ جمہوریت جمہوریت کھیلیں گے تو اس کو جمہوریت ہم نہیں کہتے ہیں جناب سپیکر، یہاں پہ ہمارے منصوبوں کے اوپر بات کی گئی، بی آر ٹی کے اوپر بات کی گئی، ہمارے صحت انصاف کارڈ کے اوپر بات کی گئی، سوات موٹروے، ڈی آئی خان موٹروے جو ان شاء اللہ تعالیٰ ہم بنائیں گے، بلین ٹریز سونامی اور ان جیسے بہت زیادہ اور ہمارے پراجیکٹس ، سوال کیا جاتا ہے کہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے نو(9) سال کے اندر کیا کارنامہ کیا؟ جواب یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کی حکومت نے یہ منصوبے کئے، اس طرح کے ہزار اور منصوبے کریں گے جو آپ کو تنگ کریں گے، جواب یہ ہے کہ خیبر پختونخوا کی تحریک انصاف کی حکومت نے یہ کیا کہ آپ کو فارم سینتالیس لینے پر مجبور کیا،آپ کو شکست سے دوچار کیا، دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، دنیا کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں، دنیا کے اندر کسی ایک پارٹی نے Ninety three / ninety four percent سیٹس نہیں لیں، صرف تحریک انصاف کو شرف حاصل ہے، وہ بھی ایسے موقع پہ کہ جب اس کا لیڈر پابند سلاسل، جب ان کی لیڈر شپ پابند سلاسل (شور) ان کے ایم پی ایز/ ایم این ایز، ان کے ایم پی ایز، جبکہ ان کے ایم این ایز، ایم پی ایز، وہ نہیں کر سکتے، (شور) آپ کو ہم آئینہ دکھاتے رہیں گے، (شور) ہم آپ کو آئینہ دکھاتے رہیں گے، ہم آپ کو، ہم آپ کو، ہم آپ کو آئینہ دکھاتے رہیں گے، ہمیں، ہمیں اپنی کارکردگی، ہمیں اپنی کارکردگی، ہمیں اپنی کارکردگی جناب سپیکر۔۔۔۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> اس طرح ہے، ایک سیکنڈ مجھے دے دیں، اچھا گزارش یہ ہے، دیکھیں جب آپ کی اپنی باری آئے گی، آپ بول لینا۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، میں (شور) یہاں دستور بکتے ہیں یہاں فرمان بکتے ہیں۔ جناب سپیکر، (شور) جناب سپیکر! This is (شور) یہ جناب سپیکر، یہ Maiden speech ہے، یہ Maiden speech ہے، (شور) یہ Maiden speech ہے، یہ Maiden speech ہے، (شور) میں، میں آئینہ دکھاتا رہونگا، جب تک اس اسمبلی کا دورانیہ ہے، میں

آئینہ دکھاتا رہونگا۔ (تالیاں) میں آئینہ دکھانا نہیں چھوڑونگا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے فارم سینتالیس کے اوپر اصل ووٹ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں عوام نے منتخب کیا ہے، جن کے اوپر عوام نے بھروسہ کیا ہے، جن کے پیچھے عوام کھڑے ہیں، یہ وہ لوگ نہیں ہیں (تالیاں) یہ وہ لوگ کبھی نہیں ہیں کہ جو فارم پینتالیس کے اوپر آئے ہیں، (تالیاں) ہم بات کریں گے، ہمیں حق ہے، ہمیں حق ہے جناب سپیکر، کارکردگی تو عوام نے دکھائی۔اب بات کرتے ہیں این ایف سی، فاٹا اے آئی پی Divisible poolکی۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>:اس طرح ہے۔اعجاز خان، دیکھیں، ہم نے گورنمنٹ بنچز سے ریکویسٹ کی کہ یہ کوئی بھی بات کریں، اپنے ٹائم کے اندر بجٹ پہ بات کرتے ہیں، کوئی اور بات کرتے ہیں، پبلک یہاں بھی دیکھ رہی ہے، پبلک اسے میڈیا پہ بھی دیکھ رہی ہے ناں، آپ کو اتنا فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، ان کو ٹائم پہ بات کرنے دیں آپ، اس طرح تو پھر آپ بات کریں گے، یہ تعداد میں زیادہ ہیں، بات ہی کوئی نہیں ہو گی، آپ کیا یہ چاہتے ہیں کہ یہاں بات کوئی نہ ہو، یہ کیا گپ ہے یار؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم</u>:جناب سپیکر، ہم بڑے تحمل اور صبر سے سنتے آرہے ہیں اور سنیں گے، این ایف سی میں Merged areas کے لئے Three percent divisible pool کی بات گئی، معزز ممبران کو یاد ہوگا کہ اس Three percent divisible pool میں ہر پراونس نے اپنا پارٹ دینا تھا، آیئے آج بھی ہم آپ کے سامنے بات کرنے کے لئے تیار ہیں، آپ میں سے کسی پارٹی کی پنجاب میں حکومت ہے، کسی کی سندھ میں حکومت ہے، کسی کی بلوچستان میں حکومت ہے، آئیں، لائیں اپنے حصے کا شئیر لائیں، Three percent divisible pool میں بات کرنے کے لئے تیار ہیں، اگر آپ (تالیاں) اگر آپ اتنا درد دل رکھتے ہیں فاٹا کے لئے، ہم اپنے حصے کے کام کر رہے ہیں، Fata merger کوئی آسان کام نہیں تھا، ایک مشکل مرحلہ تھا جسے خیبر پختونخوا کی حکومت نے احسن طریقے سے نبھایا لیکن جہاں پہ فنڈز کی بات ہو گی، این ایف سی کی بات ہو گی، Three percent divisible pool کی بات ہو گی، آئیں ہم ساتھ بیٹھتے ہیں، ان صوبوں سے ان کا حصہ لائیں، ہم اپنا حصہ ڈالیں گے اور اپنے Merged areas کے بھائیوں کو دیں گے جو کہ اس So called War on Terror کی زد میں آئے ہیں۔جناب سپیکر، آخری بات کرنا چاہوں گا، بات کی جاتی ہے کہ تحریک انصاف یا ٹریژری بنچز کے جو ہمارے ممبران ہیں کہ یہ ڈائیلاگ نہ ماریں اور بات کرکے بیٹھیں اور اس کے اوپر اچھی بات ہے، ہر

وہ تجویز کہ جو مثبت Positive طرف ہمیں لے کر جاتی ہے We welcome it، ہماری حکومت اسے ویلکم کرتی ہے اور خوش آمدید کرتی ہے، جو بھی تجویز ہو گی جو کہ صوبے کی بہتری کے لئے ہو گی، ہم اس کو ویلکم کرتے ہیں لیکن ہم کونسی حکومت کے ساتھ بیٹھیں؟اس حکومت کے ساتھ کہ جس کے پرائم منسٹر کی پارٹی نے صرف سترہ (17) سیٹس لی ہیں Only Seventeen seats اور وہ اس وقت میجارٹی پارٹی جو کہ ڈیموکریسی کا حسن ہے اور ڈیموکریسی کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ جس نے زیادہ سیٹس لی ہیں وہ حکومت بنائے گی، وہ وہاں پہ جو ہیں، ہم بات کریں گے۔ اس کے باوجود وزیر اعلیٰ صاحب نے Good will gesture کے طور پہ دو تین چار ملاقات کیں لیکن وہاں سے کوئی Positive نہیں آیا، صوبے کو حقوق تو ملیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ کیونکہ یہ صوبہ پاکستان ہے، اس کے لوگ پاکستانی ہیں اور ہم چاہیں گے کہ اچھے طریقے سے ملیں، نہیں تو دوسرے طریقے موجود ہیں۔ شعر پر آپ سے میں اپنی اس سپیچ کو Windup کرنا چاہوں گے کہ:

ے
یہاں دستور بکتے ہیں، یہاں فرمان بکتے ہیں
ذرا تم دام تو بدلو یہاں ایمان بکتے ہیں

(تالیاں)

جناب سپیکر: بہت شکریہ جی۔ جناب عبید الرحمان خان اور جناب یامین صاحب کل بات کرنا چاہتے ہیں تو ان کو ہم کل چانس دے دیں گے۔ جناب منیر حسین لغمانی صاحب۔

جناب منیر حسین: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، میں یہ دیکھ رہا تھا کہ آج صبح سے ماحول اسمبلی کا اس ایوان کا ماشاء اللہ بہت اچھا ہے، میں چونکہ وکیل ہوں، پیشے کے اعتبار سے وکیل ہوں، تو وکیل بڑی صبر سے اپنی بات سنتا بھی ہے اور پھر اپنا مدعا بیان بھی کرتا ہے لیکن میں سامنے دیکھ رہا تھا کہ کاش آج ہمارے اپوزیشن لیڈر یہاں پہ موجود ہوتے لیکن کنڈی صاحب موجود ہیں، میں ان کے توسط سے اپوزیشن لیڈر تک یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اب بحیثیت اپوزیشن لیڈر پہلی تقریر میں ایک بات کہی تھی کہ میں اس صوبے اور مرکز میں ایک پل کا کردار ادا کروں گا، تو آج میں اپوزیشن لیڈر سے یہ کہوں گا کہ آج آپ کا وہ کردار ادا کرنے کا وقت ہے، آج مرکز میں آپ کی حکومت ہے، تو ہم کوئی خیرات نہیں مانگ رہے، اپنے حصے کی بات کر رہے ہیں، اپنے حقوق کی بات کر رہے ہیں، اس صوبے کے عوام کی بات ہو رہی ہے کہ ہمیں مرکز سے ہمارا حصہ دیا جائے اور اسی کے لئے جدوجہد ہو رہی ہے۔ میں ایک بات

کہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو نگران حکومت تھی، یہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ نگران حکومت میں پارٹی کے عہدیداروں کو شامل کیا گیا ہے، جو لوگ پہلے سیاسی پارٹی کے لیڈر تھے، ان پہ مشتمل کابینہ بنائی گئی، وزیر اعلیٰ ان سے لگائے گئے اور اس پہ پھر یہ ہوا کہ اس نگران حکومت کی مدت کو غیر آئینی توسیع دی گئی، یہ نہ آئین کا مینڈیٹ تھا اور پھر نہ اس نگران حکومت کا مینڈیٹ تھا، کہ وہ ترقیاتی فنڈز کی مد میں حکومت کے خزانہ سے رقم خرچ کرتی اور پھر اس پہ مزید ستم یہ کہ رقم خرچ نہیں ہوئی، اس کو کوئی Legal، دنیا میں کوئی بھی اس کو، یہ مینڈیٹ سے بالاتر تھا اور اسے آئینی اقدام نہیں کہا جا سکتا، اب بجٹ کی بات ہے، غلط اقدام تھا لیکن نہ چاہتے ہوئے، نہ چاہتے ہوئے Half heartedly ہم نے اس بجٹ کو پاس کرنا ہے لیکن اس میں یہی وہ جو Reservations ہیں جو آج میرے بھائی اپنی تقاریر میں یہاں اس بجٹ کے بارے میں اس عرصے کے بارے میں کر رہے ہیں لیکن ایک بات میرے بھائیو، معزز اراکین اسمبلی! ایک بات پہ تو اختلاف ہو سکتا ہے، اس پہ تو دو رائے ہو سکتی ہیں کہ وہ حکومت ٹھیک تھی یا غلط تھی، اس کا مینڈیٹ تھا یا نہیں؟ لیکن اس پہ تو دو رائے نہیں ہیں کہ ہم ان لوگوں کو Main stake holder اس ملک کے وہ غریب عوام ہیں۔ وہ لوگ کہ جہاں پر غریب کا بچہ روٹی کے نوالے کو ترس رہا ہے، ہم اس ملک میں رہ رہے ہیں جہاں غریب کیلئے ہسپتال کی سہولت نہیں ہے، پی ٹی آئی کی حکومت نے صحت کارڈ کا اجراء کیا، وہ یقیناً احسن اقدام تھا، تعلیم کے شعبے میں بہتری لائی لیکن جناب سپیکر، جناب سپیکر، ستر سال گزرنے کے باوجود ہم اس قوم کو، اس ملک کو Uniform System of Education نہیں دے سکے، وہ غریب کا بچہ، ہمارا ایجوکیشن سسٹم کونسا سسٹم ہے جہاں ایک طرف حکمران پیدا کئے جا رہے ہیں اور دوسری طرف محکوم پیدا کئے جا رہے ہیں، غریب سڑکوں پہ بھوکے مر رہے ہیں اور شرفاء کے، اشرافیہ کی مراعات میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ میرے معزز اراکین! اگر آپ اور میں، یہ ایوان اس بارے میں نہیں سوچے گا تو کون سوچے گا؟ وہ شاعر نے کہا تھا کہ:

ؔ روٹی امیر شہر کے کتوں نے چھین لی

روٹی امیر شہر کے کتوں نے چھین لی

فاقہ غریب شہر کے بچوں پہ پڑ گیا۔

ہمیں اس نظام کو تبدیل کرنے کے بارے میں سوچنا ہے، ہمارا اختلاف رائے اپنی جگہ، یہ ان لوگوں کی بات ہے جو Stake holders ہیں، جن کے وجہ سے آج یہ ایوان ہے، جن کی وجہ سے سارا ملک چل رہا ہے

اور ایک ماچس پہ، ایک ماچس پہ، ایک ماچس پہ بھی ٹیکس لیا جارہا ہے، ریڑھی والا سے بھی اس ملک میں ٹیکس لیا جارہا ہے، تو جناب سپیکر، اس ایوان میں میں اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان غیر ضروری اخراجات کو کم کیا جائے۔ ٹیکسز کی مد میں دو باتیں کروں گا جناب سپیکر، دو باتیں کروں گا۔ Ground realitiesکو دیکھنا انتہائی ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ اب آپ Transfer of propertiesپہ جو ٹیکس وہTwenty one percentکیا گیا ہےSix percentسے، آپ Facts and Figuresمنگوالیں، جب چھ پرسنٹ ٹیکس تھا تو گورنمنٹ کو زیادہRevenue generateہوتا تھا، Twenty one percentہوا ہے تو گورنمنٹ کا Revenueکم ہوا ہے کیونکہ Transactionsکم ہوئی ہیں، Transactionsکم ہونے کی وجہ سےRevenueکم Collectہو رہا ہے، یہ زمینی حقائق ہیں جن کو دیکھنا چاہیئے۔ (تالیاں) پھر ہمارے، کیونکہ میں کاغان ویلی سے تعلق رکھتا ہوں، ہمارے علاقے میں ٹورازم ہے، وہاں KPPRAکا ٹیکس الگ ہے، Wealth taxالگ ہے، ٹیکسوں کی ایک بھرمار کر دی گئی ہے تو اس لئے اس کیلئے بھی کوئی سسٹم ہونا چاہیئے اور ایک بات میں اپنے ڈسٹرکٹ کے حوالے سے کروں گا، ہمارا ڈسٹرکٹ 2005 کے زلزلہ میں پوری طرح تباہ ہوا تھا، میرے حلقے میں میری تحصیل میں پندرہ ہزار افراد شہید ہوئے تھے، پندرہ ہزار افراد شہید ہوئے تھے لیکن آج بھی میرا ہسپتال، تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال ایک کرائے کی چھوٹی سی عمارت میں ہے، بالاکوٹ سٹی کا معاملہ، بالاکوٹ سٹی جو تعمیر ہونا تھی، سپریم کورٹ سے فیصلہ ہوا ہے جناب سپیکر۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب لغمانی صاحب۔

<u>جناب منیر حسین</u>: سپریم کورٹ سے، میں ختم کرتا ہوں جناب، میں بات کو ختم کرتا ہوں۔ سر، سپریم کورٹ سے فیصلہ ہوا ہے، آج تک اس کا کچھ نہیں ہوا ہے۔ تعلیمی ادارے، سکول تعمیر ہونا تھے، سپریم کورٹ سے فیصلہ ہوا ہے لیکن سکول تعمیر نہیں ہوئے، تو یہ وہ گزارشات ہیں، باقی پھر باتیں کریں گے اور اس وعدے کے ساتھ بالاکوٹ سٹی کی بات میں نے کی ہے کہ سپریم کورٹ سے فیصلہ ہے، سکولوں کی تعمیر کے بارے میں سپریم کورٹ سے فیصلہ آیا ہے لیکن ابھی تک وہ تعمیر نہیں ہو رہے، ہمارے ہسپتال نہیں ہیں، روڈز نہیں ہیں، باقی باتیں پھر کریں گے ان شاء اللہ لیکن اس پہ غور کریں۔ بڑی مہربانی جناب، بڑی مہربانی۔

<u>جناب شفیع اللہ</u>: جناب، میں بھی اسی پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: تھینک یو سر، تھینک یو۔ جناب علی شاہ، بات کر لیں تو پھر آپ Comment کر لیں اس پہ۔

جناب علی شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Thank you, honourable Speaker Sahib, for giving me time. بہت بہت شکریہ۔ جناب چیئر مین صاحب، یہ میری پہلی سپیچ ہے تو میں سب سے پہلے عمران خان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ پاک کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں کامیابی دے کر یہاں پر ایوان میں عوام کی خدمت کیلئے بھیج دیا، اس کے بعد اپنے علاقے کے لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہمیں ووٹ دے کر خدمت کیلئے بھیج دیا۔ جناب چیئر مین صاحب، میں نے اپنی سیاسی زندگی میں اپنے حلقے میں کبھی بھی ساڑھے دس ہزار ووٹوں سے زیادہ نہیں لئے تھے لیکن اس دفعہ اللہ کے فضل و کرم سے اور عمران خان کی وجہ سے میں نے تیس ہزار سے زیادہ ووٹ لیے ہیں۔ (تالیاں) جناب چیئر مین، اور اسی طرح جو دوسرے صوبائی حلقے ہیں، ان میں بھی لوگوں نے چالیس پچاس اور میں نے تو جو منسٹر صاحب ہیں بلدیات کا، اس سے سنا ہے کہ انہوں نے ستر ہزار ووٹ لیے ہیں، یہ عمران خان کی وجہ سے لئے ہیں لوگوں نے، تو جو لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ نمائندے عمران خان کو بھولیں گے تو یہ ان کی بھول ہے، ہم ان شاء اللہ عمران خان کو نہیں بھولیں گے۔ جناب چیئر مین صاحب، مجھے بہت افسوس کی بات ہے کہ مس ثوبیہ صاحبہ میرے خیال میں چلی گئی ہیں لیکن انہوں نے جو حرکت کی اور بجٹ کی کاپی کو پھاڑ کر اسمبلی میں پھینک دیا، یہ ہماری اسمبلی جو ہے ہمارے صوبے کے لوگوں کے ٹیکسوں سے بنی ہوئی ہے، اس کو ہم نے گندا نہیں کرنا ہے، میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر ثوبیہ بی بی ہیں تو وہ آ کر انہوں نے جو گندگی پھیلائی ہے کاغذوں کی، وہ اٹھائیں، یہ لوگوں نے ہمیں یہاں اس لئے نہیں بھیجا ہے۔ دوسری بات جو میں افسوس سے کہہ رہا ہوں، وہ یہ ہے کہ سیشن شروع ہونے کا ٹائم دو بجے ہے لیکن ہم ساڑھے تین بجے آتے ہیں سارے ممبر، یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے جناب سپیکر صاحب، ہمیں لوگ اپنے ٹیکسوں سے تنخواہ دیتے ہیں، ہم ان کے نوکر ہیں، ان کیلئے کام کریں گے، یہ نہیں ہے کہ دو بجے کے بجائے ہم ساڑھے تین بجے آئیں گے۔ جناب سپیکر، ہمیں ابھی صحیح بات کرنا ہوگی۔ یہ جو سیاسی باتیں ہیں، ان کا ٹائم ختم ہو گیا ہے جی۔ جناب سپیکر، ایجنڈے سے ہٹ کر میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں، آج ہمارے ڈویژن میں، ملاکنڈ ڈویژن میں شٹر ڈاؤن ہڑتال ہے جو صوبے کا سب سے بڑا ڈویژن ہے اور سب سے زیادہ آبادی ہے تو جناب سپیکر، اگر وہاں پر ٹیکس لگ گیا اور سب سے زیادہ جو Suffer کریں گے وہ غریب

لوگ Suffer کریں گے، جو گاڑیوں میں مزدوری کرتے ہیں، سوزوکیوں میں، ہتھ گاڑیوں میں، تو اگر ان سے وہ روزی چھین لی گئی تو میرے خیال میں وہ ڈاکے ڈالیں گے، چوری کریں گے، ظاہری بات ہے ان کے ساتھ پیسے خوراک کیلئے نہیں ہوں گے، تو میرا اس صوبے کے عوام، نمائندگان سے، چیف منسٹر صاحب سے اور جناب سپیکر صاحب سے التماس ہے کہ ہمارے ڈویژن کا جو مسئلہ ہے وہ حل کریں، اگر حل نہیں ہوا تو وہاں پر کشمیر کی طرح وہ مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ جناب سپیکر، دوسری باتیں جو ہمایوں خان نے کہیں، میں ان کو سیکنڈ کرتا ہوں، یہ جو نگران گورنمنٹ گزری ہے تین مہینے کی، اس سے زیادہ جو پیسے انہوں نے خرچ کئے ہیں، لگائے ہیں، جو مراعات لی ہیں، ان سے یہ واپس لینی چاہئیں اور ان کا مسئلہ ایک کمیٹی کے سپرد کرنا چاہیئے کہ اس کا حل نکل جائے، تین مہینے کے بعد ان کا قانونی حق نہیں تھا کہ وہ مراعات لے لیں، پیسے لے لیں۔ تیسری بات، ہمایون خان نے بھی کہا کہ رمضان کے مہینے میں Caretaker حکومت نے ٹورازم کے افسر کو بلا کر مسجد میں اس سے دستخط لئے ہیں، آپ کو معلوم ہے اور سب کو معلوم ہے کہ ہمارے ٹورازم کے جو Motels تھے، PTDC کے اور ریسٹ ہاؤسز ہیں، ان کو حوالہ کیا گیا ہے تو کس Capacity میں انہوں نے ہمارے ریسٹ ہاؤسز کو قبضہ کیا ہے؟ ایسا نہیں ہونا چاہیئے، صاف صاف بات کرنی چاہیئے، یہ ملک اس دہانے پر کھڑا ہے، اگر ہم نے سچی بات نہیں کی اور اس کے ساتھ مخلص نہیں ہوئے تو یہ نہیں چلے گا۔ ہمارے جو اپوزیشن لیڈر ہیں، کل انہوں نے شروع کی بات حکومت کے خلاف، تو یہ کیسے چلے گا؟ اگر آپ نے بات شروع کی، اگر آپ نے بات شروع کی مخالفت میں، تو دوسری طرف سے تو Resistance آئے گی ناں اور اسی طرح ثوبیہ بی بی نے فرسٹ اجلاس میں یہاں آ کر وہ گھڑی اٹھائی اور جوتا اٹھایا، جوتا تو مجھے پسند ہے اس لئے کہ میرا انتخابی نشان تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان باتوں کو چھوڑیں، بجٹ پہ آئیں سر۔

جناب علی شاہ: یہ نہیں ہونا چاہیئے، اگر صوبے کو چلانا ہے تو صحیح طریقے سے چلائیں، ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر اس صوبے کو چلائیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ لوگوں کا کیا حال ہے؟ جب مہمان آتا ہے تو لوگ ان سے بھاگ جاتے ہیں، جب دو سو روپے پر چائے کا پیالہ لگ گیا ہے جناب سپیکر، پھر میں اپنے حلقے پہ آتا ہوں، میرا حلقہ PK-04 وہ کھنڈر بن گیا ہے، اس میں پہلے مسلم لیگی ایم پی اے تھا تو میرے حلقے میں چار پانچ نہریں ہیں، 2010 میں جو فلڈ آیا ہے اس میں کوئی پانی وانی نہیں ہے اور سارے کچرے سے بھرے ہوئے ہیں، اس طرح میرا کوئی کالج علاقے میں نہیں ہے، لڑکوں کا کالج ایک مارکیٹ میں چل رہا ہے، اسی

طرح دوسرا کالج بھی مارکیٹ میں چل رہا ہے اور لڑکیوں کا کالج Demolish ہوا ہے، کسی نے آگ لگا کر اس کو جلایا ہے، تو میرے حلقے میں، پورے حلقے میں کوئی بھی کالج نہیں ہے، ابھی تک کوئی بھی بلڈنگ نہیں ہے، تو میرے حلقے کا یہ حال ہے اور یہ کہہ رہے ہیں اپوزیشن والے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Sum up کریں جی، Sum up کریں سر، علی شاہ، Sum up کریں۔

جناب علی شاہ: ایک منٹ سر، میرے حلقے کا، میرے حلقے کا یہ حال ہے اور یہ اپوزیشن والے جو کہہ رہے ہیں، عمران خان کی بدولت ہمارے سکولوں میں لوگ بکریوں کو اور مویشیوں کو باندھتے تھے، عمران خان کی بدولت وہ سکول صحیح طریقے سے کھل گئے ہیں، ہمارا بی آر ٹی صحیح طریقے سے چل رہا ہے اور غریب لوگوں کو فائدہ پہنچا رہا ہے، ہمارا سوات ایکسپریس وے، ہم گھنٹو گھنٹو سوات تک پہنچ جاتے تھے، ابھی ڈیڑھ گھنٹے میں ہم چکدرہ پہنچ جاتے ہیں لیکن بد نصیبی سے، تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ سر، بہت شکریہ، تھینک یو۔ جناب، آپ کا، آپ کا شفیع اللہ خان، اجمل خان، ایک منٹ شفیع اللہ خان کوئی بات کرنا چاہتے ہیں، کوئی ہڑتال کے حوالے سے تو بے شک وہ کرلیں۔

جناب شفیع اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ سپیکر صاحب، آج اپوزیشن کے دوستوں نے یہاں پر انصاف، توقیر، قانون کی حکمرانی اور آئین کی بالادستی کی میٹھی میٹھی باتیں کیں جن کو ہم نے بڑے انہماک سے سنا، بڑے غور سے سنا لیکن میں ان دوستوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ 8 فروری 2023 سے لے کر، 9 مئی 2023 سے لے کر 8 فروری 2024 تک کا ٹائم ان کو یاد نہیں، اتنا جلد بھول گئے، اسی پیریڈ میں انہوں نے ہمارے ورکرز کے ساتھ جو کیا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے، یہ پیریڈ ہمارے لئے Crucial challenging اور بڑا ٹف رہا مگر اسی پیریڈ میں ہمارے ورکرز نے جو ثابت کیا، میں ان کو سلوٹ پیش کرتا ہوں، میں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، میں ملاکنڈ ڈویژن سے تعلق رکھتا ہوں، ملاکنڈ میں آج شٹر ڈاؤن ہے، کمپلیٹ ہڑتال ہے اور یہ متوقع ٹیکس نفاذ کے خلاف اور کسٹم ایکٹ کے خلاف ہے، ملاکنڈ ڈویژن ایک بہت بڑا ڈویژن ہے جو Nine districts پر مشتمل ہے، یہ Region انتہائی پسماندہ اور Backward region ہے، یہاں کے لوگوں کا واحد ذریعہ معاش، یہاں کے لوگوں کا واحد ذریعہ معاش نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کے ذریعے محنت مزدوری کرنا ہے، سپیکر صاحب کی توجہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب شفیع اللہ: یہاں کے لوگوں کا واحد ذریعہ معاش نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کے ذریعے محنت مزدوری کر کے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں لیکن فیڈرل گورنمنٹ نے فرسٹ جولائی 2024 سے انکم ٹیکس اور کسٹم ایکٹ کے نفاذ کا جو فیصلہ کیا ہے، انتہائی غیر دانشمندانہ اور غیر جمہوری ہے، فیڈرل گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ سال 1969 تک ریاست دیر، ریاست سوات اور ریاست چترال، یہ Tribal belt تھا، یہاں پر پاکستان کا کوئی Law applicable نہیں تھا، اسی سال 1969 میں ہمارے علاقہ جات پاکستان میں ضم ہوئے، ان کا Merger ہوا، اس وقت Constitutional provision کے مطابق یہ Region سو سال کے لئے Tax free zone قرار دے دیا گیا تھا، سو سال کے لئے Tax free zone قرار دیا گیا تھا، اب اگر فیڈرل گورنمنٹ، جناب سپیکر، آپ کی توجہ، اب اگر فیڈرل گورنمنٹ اپنے وعدے سے مکر رہی ہے تو یہ ہمارے ڈویژن میں ہمارے علاقوں میں Law and order کا بہت بڑا مسئلہ پیدا کرتا ہے، اس کے Repercussions بہت خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں، آپ کی وساطت سے، صوبائی حکومت کی وساطت سے میں فیڈرل حکومت کو یہ کہنا چاہتا ہوں، آپ مہربانی کریں ان کے ساتھ، فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ یہ Takeup کیا جائے تاکہ ہمارے علاقوں میں، ہمارے Region میں Law and order کا مسئلہ پیدا نہ ہو اور اپنے اس سے مذموم عزائم سے باز رہیں۔

جناب سپیکر: شفیع اللہ خان، .Point well pleaded جی جناب اجمل خان، پھر آپ۔

جناب اجمل خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ۔ شکریہ، جناب سپیکر صاحب آپ نے ٹائم دیا۔ سر، آج جو میں اس ایوان میں دوسری دفعہ آیا ہوں تو یہ میری قوم اتمان خیل کا، میرے حلقے کے عوام کا، باجوڑ کا اعتماد ہے قیدی نمبر 804 وزیر اعظم عمران خان پر یہ اعتماد تھا، ہے اور رہے گا۔ آج یہ ایوان، ہمارا سب سے بڑا مطالبہ یہ ہے کہ اس غیر قانونی غیر آئینی اور ناجائز گرفتاری کو ختم کریں اور اس قوم کے اور عالم اسلام کے عظیم لیڈر عمران خان کو رہا کیا جائے۔ (تالیاں) ہماری لیڈر شپ، ہماری خواتین اور ہمارے کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ سیکنڈ یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ہمارے مینڈیٹ کو واپس کیا جائے، فارم سینتالیس پر عمل کر کے ہماری سیٹوں کو واپس کیا جائے ورنہ اس ملک میں استحکام نہیں آئے گا۔ عوام کی رائے مقدم ہے، عوام کی رائے کا احترام کیا جائے اور ہماری سیٹوں کو، ہمارے مینڈیٹ کو واپس کیا جائے۔ تھرڈ یہ ہے جناب سپیکر صاحب، کہ ہم قبائل ایکس فاٹا، New merged districts ہم باجوڑ سے لے کر وزیرستان تک بنیادی سہولیات اور بنیادی ضروریات سے محروم ہیں،

وہاں پر صحت، ہسپتال تعلیم، سکول، پانی، بجلی، رسد، روڈز، وہاں پر گیس نہیں ہے جیسے Basic ضروریات، یہ وہاں پر موجود نہیں ہیں، وہاں پر امن وامان کا مسئلہ ہے، ہم بارڈر پہ ہیں، ہم متاثر ہو رہے ہیں۔ سب سے پہلے سر، ان تمام مسئلوں کا حل صرف اور صرف ایک ہے کہ ہمارا حق، ہمارا حصہ این ایف سی Three percent جو کہ ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا سو(100) ارب روپے کا، ہمیں وہ دیا جائے، ہمارے سارے مسئلوں کا حل اسی میں ہے اور ہمیں یقین ہے سر، کہ وزیر اعلیٰ علی امین گنڈاپور صاحب یہ ہمارا حق وفاق سے اور دوسرے صوبوں سے وہ لیں گے اور ہمارے قبائل کی محرومیاں ختم کریں گے ان شاءاللہ۔ سر، بجٹ تو تین مہینے کے لئے ہے اور یہ حکومت محکمہ جات کو چلانے اور عام آدمی کو فائدہ ہوگا، عوامی فائدہ ہوگا، ہم اس سے مطمئن ہیں لیکن کل ہمارے ساتھیوں نے کچھ باتیں کیں، کچھ سوالات کئے، وہ نو(9) مئی کے حوالے سے تھی، خان صاحب کے حوالے سے تھی اور پاکستان تحریک انصاف کے حوالے سے تھی، تو وہ تو آٹھ (8) فروری کو عوام جواب دے چکے ہیں اور مزید بھی جواب ملتا ہے، اگر بلا ہوتا اور مزید بھی جواب مل جائے گا۔ اگر فارم سینتالیس کے بجائے فارم پینتالیس پہ فیصلہ ہوا اور (تالیاں) اس پہ عمل درآمد کیا جائے گا تو میں میڈم کو بتاتا ہوں کہ چاچا اور بھتیجی دونوں کی حکومت گر جائے گی اور ادھر بھی گڑبڑ ہوگا، ان شاءاللہ۔ تھینک یو، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جناب آصف خان۔

<u>جناب آصف خان</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، Thank you very much کہ آج آپ نے ہمیں موقع دیا۔ بجٹ کے حوالے سے جو بحث ہو رہی ہے اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کے مابین، Though کہ میں اس کی تیاری کے لئے تھا، دو دن سے میں نے کہا، میں بھی اپنی پہلی سپیچ South Waziristan Mehsood belt, hence hailing there from میں کروں گا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج صبح کو ہمارے تنگی بدینزئی ایریا میں لداخ تحصیل میں ایک ڈرون حملہ ہوا ہے اور اس میں پانچ شہادتیں ہوئی ہیں جس میں بانوت خان جس کی عمر اسی(80) سال، ان کی زوجہ رافعہ جس کی عمر پینتالیس(45) سال، ان کے تین بچے، شاہ زیب سترہ(17) سال، ناظمہ ان کی بیٹی تیرہ(13) سال اور عجوہ تین سال، یہ آج صبح کو یہ ڈرون حملہ ہماری سرزمین پاکستان پہ جس طریقے سے ہوا ہے، اس کے لئے میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ فوراً ایک Fact Finding Commission یا کمیٹی جو Comprise کرے ہمارے اپوزیشن ممبران پہ، جو Different

parties سے تعلق رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو پاکستانی کہتے ہیں اور ہمارے جو گورنمنٹ کے ممبران ہیں، ہمارے جو ٹریژری کے ممبرز ہیں، ان پہ ایک Fact Finding Committee بنائی جائے تاکہ پتہ چلے کہ یہ ڈرون حملہ جو ہے ہماری سیکیورٹی فورسز نے کیا ہے یا یہ ڈرون حملہ Across the boarder ہوا ہے یا کہ یہ ڈرون حملہ کسی کروز میزائل کے Through ہماری سرزمین، ہماری Sovereignty کو پار کرتا ہوا ہمارے ان غریب بچوں کو، ان لاچاروں کی جو لاشیں ابھی پڑی ہوئی ہیں، ایک بریگیڈ کے سامنے اور اپنا احتجاج وہ ریکارڈ کر رہے ہیں، یہ بھی پاکستانی ہیں جناب سپیکر، یہ بھی انسان کے بچے ہیں، یہ بھی مسلمان ہیں اور ایک ایسے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں جس علاقے کے مشران نے Not 1947 but in 1946 جب نہرو آیا تھا اور ان مشران نے جن میں میرا پردادا تھا، مہر دل خان، اس کو ڈنڈے سے مار کر نکالا تھا کہ "پاکستان کا مطلب کیا" سب نے کہا "لا الہ الا اللہ"، تو ہم نے پاکستان کو 1946 میں تسلیم کیا تھا، Not 1947، کاش کہ وہ میرے بڑے میرے مشران آج زندہ ہوتے اور وہ دیکھتے کہ یہ ریاست ہمارے ساتھ کس قسم کا کھلواڑ کر رہی ہے، یہ کوئی جذباتی باتیں نہیں ہیں، یہ کوئی Point scoring نہیں ہے، یہ کوئی Political debate نہیں ہے جناب سپیکر، یہ ایک Elected representatives کی ایک آواز ہے جو ان غریبوں کے لئے اٹھانے کے لئے آج یہاں پہ آپ کے سامنے کھڑا ہے اور یہ آپ کا شکر گزار ہے کہ آپ نے اس ایوان میں اس کو ٹائم دیا ہے کہ وہ ان غریب لاچار لوگوں کی آواز آپ لوگوں تک پہنچا سکے۔ ہمارے پشتو میں ایک ضرب المثل ہے کہ "مړه خیته چې ده دا فارسي وائي" میں نے سب اپنے ممبران کو سنا جن میں اپوزیشن کے، ہماری Different parties کے بڑے تگڑے لوگ، ہماری اپنی پارٹی کے لوگ لیکن کسی نے ڈرون حملے کے بارے میں ان شہیدوں کے مظلوموں کے بارے میں کوئی بات نہیں کی، ان کو توفیق نہیں ہوئی ہو گی یا ان کو پتہ نہیں ہو گا یا ان کے لئے اور بڑے مسئلے ہوں گے لیکن میں نے جو مسئلے سنے، یہ جمع تفریق کے مسئلے ہیں، بجٹ پاس ہو بجٹ پاس نہ ہو، یہ چار مہینے کا ہے کہ آٹھ مہینے کا ہے، اس میں Constitutional ہمیں Right ہے یا ہمیں نہیں ہے، مجھے تو افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے As a Pakistani کہ ہم ایک بہت بڑا Disconnect ہے Between the tribal areas and the rest of Pakistan خدارا ہم پہ رحم کریں، خدارا اللہ تعالیٰ کے لئے ہم پہ رحم کریں، ہم نے اس ملک کے لئے قربانیاں دی ہیں، ہم نے اس ملک کے لئے وہ قربانیاں جو کوئی سوچ بھی نہیں سکتا، آج تک ہم دے رہے

ہیں، اس ملک میں 2004 سے آپریشن سٹارٹ ہے اور 2024 آگیا، Twenty consecutive years یہ آپریشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آصف خان، اس پہ پھر بات کریں گے، آپ کا پوائنٹ ٹیبل پر آگیا ہے۔

جناب آصف خان: میری ریکویسٹ، میری ریکویسٹ ہے کہ ہمیں قرارداد پاس کرنی چاہیئے، میں پیش کروں گا جس میں آپ جو میں نے پہلے آپ کو ریکویسٹ کی کہ آیا بتایا جائے کہ یہ ڈرون حملے جو ہو رہے ہیں، یہ واقعی یہ لوگ Deserve کرتے ہیں، یہ کس کو انہوں نے Allow کیا کہ ڈرون حملے کریں؟ ہمارے لوگوں کو شہید کریں، کدھر گئی وہ Billion of dollars کی وہ Border line جو ہم نے کھینچی ہے، Between the rest of Pakistan and Afghanistan کدھر سے آجاتے ہیں، دہشتگرد کون لے کر آتا ہے، ان دہشت گردوں کو کون پناہ دیتا ہے ان دہشت گردوں کو، کس طرح یہ ڈرون حملے ہوتے ہیں؟ کوئی پوچھنے والا نہیں ہے (تالیاں) مجھے یہاں پہ ٹائم کے لئے مجھے رونا پڑتا ہے، کبھی ایک کمرے میں جانا پڑتا ہے کبھی دوسرے کمرے میں جانا پڑتا ہے، مجھے زندگی کی بھیک یہاں مانگ رہا ہوں، میں آپ لوگوں سے میں کچھ جذباتی بات نہیں کر رہا، میں بھیک مانگ رہا ہوں کہ مجھے جینے کا تو موقع دیں، یار! میں نے اس ملک کے ساتھ کیا برا کیا؟ میری اس ملک میں قربانیاں ہیں، کشمیر کو دیکھ لیں، پچھلے تین دن میں کیا ہو رہا ہے، وہ کشمیر جس کو میرے بڑوں نے آزاد کیا تھا، آپ کو پتہ ہونا چاہیئے، آج کشمیر کے لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ کشمیر کے جوان یہ باتیں کر رہے ہیں، میں نے آج ویڈیو دیکھی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ پاکستان ریاست تو کہتے ہیں کہ یہ بلوچستان اور وزیرستان نہیں ہے، یہ آزاد کشمیر ہے جو ہمیں بدلہ دے گا، منہ توڑ جواب دیں گے لیکن ہم پھر بھی یہ بات نہیں کرتے، میرے بچے شہید ہو رہے ہیں، میری بچیاں مر رہی ہیں، میرے بوڑھے ذلیل ہو رہے ہیں، میں بے گھر ہوں بے گھر، آج تک میرے گھر گرے ہوئے ہیں، مجھے معاوضے نہیں دیئے گئے، آج کل میں ذلیل و خوار پھر رہا ہوں، مجھے بتایا جائے کہ میں پاکستان کا حصہ ہوں، مجھے بتایا جائے کہ میں پاکستان کا حصہ ہوں کہ نہیں؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آصف خان، آصف خان، دیکھیں آپ کی بات ہو گئی، جذباتی نہ ہوں۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی آصف۔

<u>جناب آصف خان</u>: دیکھیں، جس کمیٹی کی میں نے بات کی، جہاں پہ اپوزیشن کے لوگ بھی ہوں اور ہمارے ٹریژری کے، تاکہ ہمیں پتہ چلے، آپ ہوم سیکرٹری کو بلائیں کہ یہ حالات کیوں خراب ہو رہے ہیں، کیا وجہ ہے، اس کو ہم کس طرح ٹھیک کر سکتے ہیں؟ یہ پورے ملک کے لئے اس کا فائدہ ہو گا Otherwise ہم بہت پیچھے جا رہے ہیں۔ تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر</u>: جوہر مروت صاحب، اپنی سیٹ پر چلے جائیں، جوہر مروت صاحب۔

<u>جناب جوہر محمد</u>: بِسۡمِ ٱللهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں، اپنے قائد عمران خان صاحب کا، پھر اپنے حلقے کا، حلقے کے عوام کا جن کی بدولت میں یہاں پہنچا۔ جناب سپیکر، بجٹ پر باتیں ہو رہی ہیں، بعض دوستوں نے بڑی اچھی بات کی کہ ہم وہ قرضے چکا رہے ہیں کہ جو ہم نے لیے بھی نہیں ہیں، ہم وہ بجٹ پاس کروا رہے ہیں جو ہمارے اوپر ظلم میں استعمال ہوا، نو(9) مئی کے بعد جو کچھ ہوا، پولیس نے ہم پر جو لاٹھیاں برسائیں، جو تشدد ہوا پاکستان تحریک انصاف کے ورکروں پر، اسی بجٹ کا سلسلہ ہے اور ہم اسی کا حصہ بن رہے ہیں، تو نہ چاہتے ہوئے بھی اس کو پاس کروا رہے ہیں۔ سر، ہمارے KP کے کچھ علاقے بہت آگے چلے گئے ہیں اور کچھ ڈسٹرکٹس ایسے ہیں، جس طرح ابھی آصف خان نے بات کر لی کہ وہ اس ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں، میں اگر اپنے ڈسٹرکٹ کی بات کر لوں تو وہاں پر لکی سیمنٹ فیکٹری ہے، وہ سر، جو سالانہ منافع Show کرتے ہیں سٹاک ایکسچینج میں، تو وہ سر، پچاس ساٹھ ارب روپے ہوتا ہے لیکن سر، ایک روپیہ لکی ڈسٹرکٹ پر ان کا خرچ نہیں ہوا، آج تک ایک روپیہ نہیں بتا سکتے ہیں اور پھر جب ہم بات کرتے ہیں تو پھر غدار بھی ٹھہرتے ہیں، جیلیں بھی ہمارے حصے میں آ جاتی ہیں، تو میری ریکویسٹ ہے سر، کہ ان علاقوں کو بھی اٹھایا جائے جو پیچھے رہ گئے ہیں۔ ترقی کے اس دور میں میرے ڈسٹرکٹ میں نہ پانی ہے، سکولوں کی حالت خراب ہے، امن امان کی، آصف نے جتنا رونا رویا، اگر میں اپنے ڈسٹرکٹ کے امن امان کی بات کر لوں سر، رات کو ہم نکل نہیں سکتے، وہ حالت ہے ہمارے ڈسٹرکٹ میں امن وامان کی کہ بیان کرنے سے بھی باہر ہے۔ سر، ہمارا ایک روڈ ہے، بنوں، ٹانک، وزیرستان، کرک، لکی مروت، چار پانچ ڈسٹرکٹس ہم اسی روڈ کے Through سی پیک سے Connected ہیں، درہ تنگ روڈ اس کو ہم کہتے ہیں، سر، پنجاب کی طرف سے بہترین روڈ ہے لیکن جیسے ہی ہم KP میں Enter ہوتے ہیں تو سر، یقین مانیئے ایسے لگتا ہے کہ جیسے جنگ زدہ علاقے میں داخل ہو رہے ہیں تو سر، ریکویسٹ یہ کرنی تھی کہ ان علاقوں کو بھی اس میں شامل کیا جائے جو ترقی کی دوڑ میں پیچھے

رہ گئے ہیں۔ میرا ڈسٹرکٹ بھی ان ضلعوں میں سے ہے، تقریباً دس پندرہ سال سے کوئی اس میں کام نہیں ہوا ہے، ہم بھی یہ امیدوار ہیں سر کہ ہم بھی بجٹ میں اور آنے والے دور میں ترقی کی راہوں پر چل نکلیں گے۔ شکریہ جناب سپیکر، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جناب داؤد شاہ۔

جناب داؤد شاہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ تھینک یو، سپیکر صاحب۔ سر، اپوزیشن والے، کنڈی صاحب تو بیٹھے نہیں ہیں لیکن انہوں نے کچھ جو ہماری حکومت کے متعلق کہا ہے کہ ہمارا تعاون ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا۔ تو چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں اس کے بارے میں کیونکہ ہمارا صوبہ جو ہے وہ چار ہزار میگاواٹ بجلی پیدا کر رہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب، یہ نماز کس ٹائم ہوتی ہے؟ چھ بجے۔ داؤد شاہ، آپ Complete کریں، پھر نماز کے بعد Continue کرتے ہیں یا پھر کل پہ لے جائیں، ٹھیک ہے مگر یہ ہے ناں کہ آپ Timing کی پابندی کریں کیونکہ لوگ بہت رہ گئے ہیں اور کل میرا دل ہے کہ اسے Windup کریں بحث کو۔

ایک آواز: سر، مجھے بھی موقع دیں کل۔

جناب سپیکر: کل آپ کے فوٹو بھی لے لیں گے، ٹھیک ہے۔

جناب داؤد شاہ: سپیکر صاحب، بجلی کی مد میں ہمارا جو Hydel production ہے، سب سے سستی بجلی ہم پیدا کر رہے ہیں اور پورے پاکستان کو ہم چار ہزار میگاواٹ بجلی دے رہے اور اس بجلی کی جو ہے، Specially یہ ماحولیاتی آلودگی سے بھی پاک ہے اور اس کی جو Cost ہے، تقریباً دس سے پندرہ روپے، اور ہمیں جو مل رہی ہے، ہمارا جو حصہ برائے نام جو ہمیں مل رہا ہے وہ تقریباً ہے One point one zero (1.10) rupees per unit جناب سپیکر صاحب، اے جی این قاضی فارمولا کے تحت ہمارے پندرہ سو ارب روپے بقایا ہیں تو بقایاجات ہمیں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ نون کے جو اپوزیشن بنچ پر بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے ہماری یہ التماس ہے کہ ہمیں ہمارا حق دیا جائے اور یہ Role ان شاءاللہ یہ Play کر لیں گے کیونکہ خیبر پختونخوا کا گورنر بھی پیپلز پارٹی سے ہے کیونکہ ان کے جو دعوے ہیں، وہ صرف اور صرف زبان درازی تک محدود ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، کچھ انہوں نے بی آر ٹی کے بارے میں کہا ہے تو بی آر ٹی، ہمارا بی آر ٹی بھی ایک عوام دوست پالیسی ہے، اس میں غریب عوام کو Facility مل رہی ہے جو ایک غریب بچہ یا غریب مرد یا غریب عورتیں مطلب جو سفر کرتے تھے ٹیکسی میں، تو وہ پینتیس روپے

میں ہمارے بی آر ٹی میں ان کا سفر Continue ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ان شاء اللہ یہ Next session میں سر، تھوڑی توجہ چاہتے ہیں اس ہاؤس کی، تو ان شاء اللہ ان شاء اللہ Sixty rupees تک ہم بی آر ٹی کو بھی لے آئیں گے اور ان شاء اللہ بی آر ٹی بھی ان شاء اللہ فائدہ دے گا اور ہمارے جو بی آر ٹی پر یہ جو تنقید کر رہے تھے، ان شاء اللہ بی آر ٹی عوام دوست، عوام دوست ٹریفک کا جو منصوبہ ہے، اس کو ہم Appreciate کرتے ہیں اور ہماری حکومت کی بدولت یہ منصوبہ بنایا گیا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، انہوں نے بلین ٹریز سونامی کے بارے میں کہا ہے تو بلین ٹریز میں ان کی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ ہمارا جو Cover up تھا، پہلے جو تھا وہ تھا Ninteen percent اب ہمارا جو Cover up ہے وہ Twenty six percent ہے اور IUCN کی رپورٹ بھی ہم ان کو دکھانا چاہتے ہیں کیونکہ ہم نے مطلب ہے بلین ٹریز میں بھی کافی Achievement کی ہے اور ان شاء اللہ International Union کی ساری رپورٹس آپ دیکھ سکتے ہیں، ان میں بارشوں کی Condition بھی دیکھ سکتے ہیں اور صوبے کی جو پانی کی پروڈکشن ہے وہ بھی اس سے بڑھ گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ہم نے کافی لیٹرز کئے ہیں کہ ہمارے جو حقوق ہیں وہ ہمیں دیئے جائیں، ایڈوائزر فنانس نے کافی لیٹرز کئے ہیں فنانس ڈیپارٹمنٹ کو، واپڈا کو، اس طرح FBR، OGDCL کو اور مختلف قسم کے جو ڈویژن ہیں، لیکن ان کا جو Response ہے، فیڈرل گورنمنٹ کا تو وہ صرف اور صرف باتوں تک محدود ہے اور ان شاء اللہ ہمارا حق ہمیں مل جائے گا اور اصولی طور پر ہمیں اپنا حق دینا چاہیئے اور اگر نہیں دے سکتے تو اور طریقے بھی ہیں، ان شاء اللہ اور طریقوں سے بھی ہم حاصل کر سکتے ہیں اپنے صوبے کے حقوق۔ اور جناب سپیکر صاحب، واپڈا کے حوالے سے میں چند گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں، ہمارے صوبے کی جو پیداوار ہے وہ سب سے زیادہ ہے اور سب سے زیادہ لوڈشیڈنگ ہمارے ہی عوام پر کیا جاتا ہے جو کہ ظالمانہ لوڈشیڈنگ کی، واپڈا کی جو لوڈشیڈنگ پالیسی ہے اس کو ہم Condemn بھی کرتے ہیں اور ان شاء اللہ واپڈا جو بے لگام گھوڑا بنا ہوا ہے، اس کا قبلہ ہم درست کر لیں گے، اگر وہ قبلہ نہیں درست کیا تو ان شاء اللہ ہمیں اپنے عوام کے ساتھ کھڑا ہونا پڑے گا کیونکہ عوام تنگ آچکے ہیں لوڈشیڈنگ سے اور ان شاء اللہ یہ ہاؤس یہ میری بات کو endorse کرے گا لوڈشیڈنگ کے حوالے سے تو لوڈشیڈنگ ہمارے صوبے میں بہت زیادہ ہو رہی ہے اور یہ صرف اور صرف مرکزی گورنمنٹ کی (ایما پر) تاکہ ہماری جو حکومت ہے، خیبر پختونخوا کی حکومت کو تنگ کرنے کی لئے انہوں نے بیس بائیس گھنٹے لوڈشیڈنگ شروع کی ہے اور سب سے زیادہ جو ہماری پروڈکشن ہے بجلی کی پیداوار

میں، تو اس پر جو لوڈ شیڈ نگ کا ظلم اور جبر جو عوام ہم برداشت کر رہے ہیں، یہ کب تک ہم برداشت کریں گے ؟ یہ ہاؤس ان شاء اللہ اس بات کو Endorse کرے گا کیونکہ ہماری جو پروڈکشن ہے Unit price، کشمیر میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کشمیر کے لوگ جب نکل آئے تو انہوں نے اپنے حقوق لے لئے، جو واپڈا کی پروڈکشن کی جو Unit price کی پروڈکشن کی وجہ سے انہوں نے تین روپے، یعنی پانچ روپے اور تین روپے اور مختلف قسم کے پندرہ روپے کی مد میں لے لیا، سب سے زیادہ مہنگی بجلی ہم لے رہے ہیں، ہمارے عوام لے رہے ہیں اور ہم سب سے زیادہ سستی بجلی پیدا کر رہے جبکہ سب سے زیادہ لوڈ شیڈ نگ ہم پر ہو رہی ہے، یہ ظلم اور جبر ہم برداشت نہیں کر سکتے اور ان شاء اللہ یہ ہاؤس میری اس بات کو Endorse کرے گا۔ تھینک یو، سر۔

Mr. Speaker: Thank you. The sitting is adjourned till 2:00 pm, Wednesday, May 15, 2024.

(اجلاس کل بروز چہار شنبہ مورخہ 15 مئی 2024 بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)